فیضِ خیراتِ حسان

موسومہ

رباعیاتِ شہبازؔ

مولوی سیّد محمّد عبدالغفور شہبازؔ

کی نئی تصنیف جس میں

مذہب - قُدرت - تعلیم - تمدّن - اخلاق وغیرہ پر مختلف

مُفید - نو طرز - اور دل چسپ رباعیاں ہیں

مطبع اُردو گائیڈ میں منشی ناظر علی کے اہتمام سے چھپ کر

مصنّفِ موصوف کے ذریعے سے شائع ہوئی

سنہ ۱۸۹۱ع

کلکتہ

پہلا اڈیشن ہزار جلد

قیمت فی جلد ۴؍

و فیہا ما تشتہیہ الانفس و تلذ الاعین

ہندوستان میں اس وقت کلکتے سے بڑی کوئی منڈی تجارت کی نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ ہر شہر کے لوگ اس کی طرف حاجت مندانہ دیکھتے ہیں ان کی آسانی اور عافیت کے لیے میں نے ایک (یونیورسل کمیشن ایجنسی کھولی ہے - گھڑیاں - جیبی - کلاک - ٹیم پیس - چین - زیورات - انگوٹھیاں کپڑے - ریشمی - اونی - سوتی - پیمک - کلابتون - جوتی - سلپر - میز - کرسی الماری - جہاز - فانوس - لیمپ - لوازمۂ میز - لوازمۂ چاے - فٹن - بگھی - پالکی کتابیں - قلمی - چھپی ہوئی - انگریزی - فارسی - عربی - اردو - ہر زبان اور ہر فن کی - مہر - برنجی - آہنی - ربڑ کی - مونوگرام - تصویریں - البم - آچار چٹنی - مربی - جلی - کیک وغیرہ وغیرہ ہر قسم کی چیزیں میری وساطت سے مل سکتی ہیں - جو صاحب جس قسم کی چیز چاہیں تحریر فرمائیں فوراً تعمیل ارشاد ہوگی - چھوٹی فرمایشیں بذریعۂ ویلیو پے ایبل جائیں گی - بڑی فرمایشوں کی دریافت کرنے کے بعد قیمت نقد آنی چاہیے - کمیشن فی سیکڑہ ڈھائی روپیہ

المشتہر

ایچ - جی - علی - یونیورسل کمیشن ایجنٹ نمبر ۸ - غلام سبحان لین - کلکتہ

معجون الشباب

یہہ معجون تمام بدن کے اعصاب کو قوت دیتی ہے - شباب و جوانی کی رونق تمام میں ایک خاص اثر رکھتی ہے - مرطوب ملک کے رہنے والوں اور مرطوب المزاج لوگوں کے لیے خاصی اکسیر ہے - شراب سے احتیاط رکھنے والوں کو شراب کی سی قوت بخشنے میں بے نظیر ہے - بقاء نوع کی لذت انگیز قوت کے ازدیاد اور بقا کا سامان ہے - سست اعصاب بھاری سر اوڑ ٹوٹی ہوئی کمر کا تیر بہ ہدف درماں ہے - بخیل نہیں ہے مگر ممسک مشہور ہے - جس صحبت میں یہہ ہے زبانوں پر نعوذ باللہ ضرور ہے - دماغ کی روشنی دل کا سرور اور معدے کی قوت ہے مقوی اعضاے رئیسہ بدرجۂ غایت ہے - ہر سال جاڑے کے ایام میں کھانے سے سال بھر کے لیے فرصت ہے گویا جاڑوں میں اس کے لیے روپیہ صرف کرنا صحت کی ضمانت ہے ایک چلہ اس کا استعمال ضرور ہے پھر ساری شکایت کافور ہے - قیمت ۱۰ خوراک عـہ - خوراک ۴ ماشہ

المشتہر

مولوی حکیم ابو المجد عبد ا...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچۂ الرُّباعیّات

نحمدہ و نصلّي علی رسولہ الکریم

[illegible] آج کل اردو نظم و نثر کي حالت میں حیرت انگیز اور ترقّي خیز انقلاب ظاهري اور باطني طور پر واقع هو رها هي - مغربي انشا پردازي کا عمّانِ رحمت [illegible] زور شور سے همارے خشک اور خزاں دیدہ مرغزارِ ادب کي طرف اُمڈا آ رها [illegible] هجوم منفعت لزومِ خیالاتِ مغربي اور روشهاے جدیدہ کي همارے ملک کے [illegible] کي محفلوں میں دهوم هي - سخن گویوں اور سخن سنجوں کے مذاق [illegible] شفق کي طرح جلد جلد بدل رهے هیں - پرانی روشوں اور قدیم طرزوں [illegible] نشۂ انقلاب سے متوالے هوکر شاہ راهِ انشا پردازي پر بڑے خلل نئی چالیں [illegible] رهے هیں - روشِ قدیم انشا کي اصلاح کا هر چار طرف شور هي - [illegible] کے بے ضرورت اور بلا ضرورت بهي توڑ ڈالنے پر بڑا زور هي - شعرا عرائسِ مضامین

کے سنگار کے اسباب ولایتي مشّاطه کي اونچي دُکانوں سے فیّاضانه قیمت دے کر
لے رهے هیں - نتّار مکالے - سروالٹرسکاٹ - گولڈ سمتهه - کارلائل - ڈیکن - تهیکري ،
اور سوئفٹ کي معني [illegible] فصاحت ریز نثروں کي طرزیں اُڑا اُڑا کر خوب خوب
دادِ انشا پردازي دے رهے هیں - تجربه کار اور مشّاق ناظموں نے بے وفائي کے
هاتهه پر کلنک کا ٹیکا لگا کر نهایت سنگ دلي سے اپني پُراني روشِ سخن پردازي
کو ملک کے مذاقِ جدید کي مُتواتر - دل آزار - اور پُر اثر چُغلیوں سے مجبور هوکر
چهوڑ دیا هے - اور خیالي انگلستان میں ولایتي پري وشانِ مضامینِ جادو اثر
کي اداؤں سے متاثّر هوکر فرطِ جوش میں به مصداقِ کُلُّ جَدِیْدٍ لَذِیْذٌ بعض باکار اور
منفعت بار مضمون نگاري کي طرز کو جذبِ شوق کي بےاختیاري میں اختیار کر لیا
هے - هر پُرانے خیال کے باجے سے نئے ساز کي آواز ایک نئے راگ میں آرهي هے -
قوم کے شامّهٔ مذاق میں سخن آفریني کي نئي روشوں کي خوشبو بڑي تیزي سے
بادِ صبا کي سبک سواریوں پر سوار هوکر صبح و شام غیر محسوس انداز سے جا رهي
هے - نئي روشوں کے بادهٔ پرتگالي کے سرورِ لذّت سور سے خُم خانهٔ خیال کے طرب ریز
هال میں جدید انداز سے مُهذّب حال و قال هے - نئي روش کے نئے مُدرّسوں - مُولّفوں -
مُصنّفوں - اور برس کے نا تجربه کار اور نومشق قائم مقاموں کا نئي انشا پردازي کے
شوق کي پُر لذّت - مُضطرب ساز - اور هوش باز گدگدي سے اکثر غلط اور صحیح
ترجمے کي مزه دار اور غیر محسوس زحمت سهتے سهتے بُرا حال هے - ایسے
وقت میں همارے مُلک کے قابل نوجوانوں کے سرمایهٔ نازش و ناز جناب مولوي
سیّد محمّد عبدالغفورِ شهباز کا (جن کي عالي خیالانه بلند پروازیوں کا مسرّت زا
اور هوش افزا تماشا سپهرِ سحر بیاني و جادو طرازي پر ایک زمانهٔ دراز سے
مُلک کے باخبر اور صاحب نظر تربیت یافته سخن فهم دیکهه دیکهه کر لُطف اُٹها رهے

هیں) نادر - نوطرز - اور دل پسند مجموعۂ رُباعیّات ہم لوگوں کی دلی توجّہ اور ہم دردی انگیز التفات کا مستحقّ ہی *

صنفِ نظم میں یوں تو ہر چیز دل رُبا ہی - اور اپنی اپنی جگہہ میں لُطف اور رنگ میں ایک دوسرے سے جُدا ہی - مگر رُباعی کی لطافت - نزاکت - قُوّتِ مضامین - دل کش اور مُختصر مُفیدِ مطلب بندش میں ایک خاص قسم کی جادو اثر دل فریبی اور عام پسند مقبولیت ہی کہ جو اکثر طبیعتوں کو بہت بھاتی - اور اکثر گُداز دلوں کو سخت بے چین بناتی ہی - لیکن نظم کی موسیقی میں یہہ وہ مُشکل ترانہ ہی جس کا ہر خیالی گوّیے کے گلے سے ٹھیک تال سُر سے اُتر آنا بہت مُشکل ہی اور یہی وجہ ہی کہ فارسی کے اساتذہ میں بہت کم شُعَرا نے اس قسمِ خاص کی نظم کا پُوری طرح سے حُسنِ استعمال کیا ہی اور اپنی پوری قُوّتِ دماغی اور مشقی طاقتِ کہربائی اُس میں بہت کم لگائی ہی - عموماً دیوانوں کی ترتیب کی رسمی ضرورت سے شاعروں نے عبث اور الغیاث کی ردیف کی غزلوں کی طرح عبث چند متفرّق مضامین کی رُباعیاں کہہ ڈالی ہیں جن سے صاف ظاہر ہی کہ نہ تو اُن کو رُباعی لکھنے کی طرف خاص رغبت تھی اور نہ اُنھوں نے اُن کے چمکا نے میں محنت کی - اکثر اساتذۂ فارسی نے رُباعیوں میں مضامینِ تصوّف آگین و نصیحت قرین اپنے اپنے رنگ میں خوب لکھے ہیں اور باغ و راغ - خزان و بہار - معشوقِ گُل عذار اور ساقیِ می گُسار - اُن کے نشاط انگیز سامان اور فرحت انگیز مُعامَلات کی خوب خوب تصویریں نوکِ قلم سے کھینچی ہیں اور بعض خاص شاعروں نے پھر اپنے خاص مذاق کے مُطابق بعض خاص چیز کی تعریف میں نئے انداز سے دادِ مضمون آفرینی و لُطفِ سخن طرازی دی ہی جیسے ظرافت اور جدّت کی طریقت کے امام عُمرِ خیّام جنھوں نے اپنی خیالی گردشِ جام سے متوالوں کے پُر جوش

و خروش حلقے میں بادۂ گل فام کو نئے انداز اور بڑے دریا دلی سے عام طور پر تقسیم کرکے اپنا نام کیا ھی اور بہت بڑا دائمي صلہ سخن فہموں اور نکتہ رسوں سے داد کا لیا ھی۔

اردو کے ابتدائي زمانۂ شاعري میں چوں کہ غزل کے سوا اور اصناف کلام کي طرف کم توجّہ کي گئي ھی اس لئے پہلے طبقے کے اساتذہ کے کلام میں کوئي قابلِ التفات اور لائقِ نازش سرمایہ رباعیوں کا نظر نہیں آتا - البتّہ میر درد - میر تقي - سودا اور بعد اُن کے ذوق وغیرہ نے رُباعي کي طرف کسي قدر ممتاز التفات بہ نسبت اپنے متقدّمین کے کیا ھی مگر ان سبھوں نے اکثر اساتذۂ فارسي کا تتبّع کیا ھی اور اس میں اُن کو کہاں تک کام یابي حاصل ھوئي یہہ امر کسي قدر مشکوک ھی - ھاں ذوق کي بعض رباعیوں سے ایک مزہ دار اور پر اثر طرزِ خاص جھلکتي ھی جس سے اُس کا سارا کلام بھرا ھوا ھی - بعد اس کے لکھنو کے صاحب کمال رزم و بزم کے مالک مرثیہ گو شاعروں نے پھر رُباعي پر اپنے اپنے رنگ میں خوب زور لگایا ھی اور بہت کچھہ دادِ سخن گستري و بلاغت و فصاحت دي ھی - ان کي اکثر رباعیاں مذھبي خیالاتِ حمد و نعت اور زیادہ تر منقبت کے مضامین فیض آگیں سے آراستہ ھیں اور کبھي کبھي ان حضرات نے ان رباعیوں میں شاعرانہ خود ستائي اور میدانِ تعلّي میں باھمي زور آزمائي کا لطف بھي دکھایا ھی - زمانۂ حال کے پسندیدہ مذاقِ شاعري کے مطابق بھي چند رباعیاں بعض وقت اخباروں میں شائع ھوکر نظر فروز ھوئیں مگر ایسا معلوم ھوتا ھی کہ اُن رباعیوں نے سخن دانوں کے دلوں کو کچھہ زیادہ نہیں لبھایا اور اسي سبب سے شاید اُن کا اثر اکثر دلوں پر کم تر دیرپا نظر آیا *

حضرتِ شہباز کي رباعیوں کي مجموعي قوّت - دل نشیں اثر - پر منفعت

دل فریبي - اور نتیجه بخش دل چسپي ایسي نہیں هی که کوئي کوڑهه سے کوڑهه طبیعت بهی اُن کي لذّت سے محروم رہ سکے اور اس گلشنِ معني کي سَیر کے بعد اپنے دامنِ اُمید کو پهولوں سے خالي پاے - اس گُلستانِ دانش و اخلاق نشاں کے ترتیب دینے - آراسته بنانے - اور رونق بخشنے میں مصنّف کے نہایت خوش سلیقه باغبانِ طبیعت کو بڑي مشقّت - پلّے سرے کي تلاش - اور بڑي کاوش هوئي هی کیوں که اس میں سب سے زیادہ رعایت اس کي کي گئي هی که هر مذاق - هر خیال - هر روش - اور هر رنگ کے آدمي کا اس کی گُلگشت سے جی بہلے اور هر مزاج کو اس کی سَیر سے تفریح حاصل هو *

اس باغ میں کہیں مذهبي خیالات کي جناني خلعت بدوش سبز پوش سربه سجود جهاڑیوں سے خُدا شناسي اور خُدا پرستي کي وحدت درکنار اور رحمت بار نهر جاري هی - کہیں صانعِ حقیقي کي پُر حیرت اور سراپا بَرَکت قُدرت کا سیّارہ دریا اور آسماں سا فوّارہ هزار رنگ سے اُچهل اُچهل کر اهلِ بصیرت کي آنکهوں کي سیرابي اور اهلِ خرد کے دماغوں کي تازگي میں مصروف هی - کہیں اخلاق کے تر و تازہ راحتِ نظّارہ پهولوں کي روشوں سے ایسي عطربیز اور عنبر آمیز هوا چلتي هی جس کي شامّه نواز اور صحّت بخش بو بد اخلاقي کے مریضوں کے لئے بے شک اکسیر تاثیر هی - کسي چمن میں تعلیمي فوائد اور تجربوں کا ایسا پُر ثمر شجر نصب هی که جس کے پهل دُنیا کے هر قسم کے لوگوں کی فائدہ رساني کي ضرورت سے بهشتي میووں کي طرح بلا تکلّف و تکلیف هر ایک شخص کے خیال کے مُنهہ میں اُس کے سیر کرنے کو خود به خود آ آ کر چلے جاتے اور اُس کے تعلیمي خیالات کي بالیدگي اور پروزش میں کام آتے هیں - کسي گوشے میں ایسا سر سبز - هوا دار - خنک - اور صحّت بخش تمدّني سمر هوس بنا هوا هی جس کي طلسماتي هوا اور فضا پراگندہ

راے اور غلط خیال مُدبّروں کے دماغ کي کُلّي اصلاح - اور کم زور خیال پژمردہ حال تمدّني مریضوں کي گُزشتہ صحّت اور قُوّت کے لوٹانے اور سنکے اور بہکے ہوئے رفارمروں کے آساني سے هوش میں لانے میں دمِ مسیحائي سے کم اثر نہیں رکھتي - اور جہاں کہ هر مشرب کے تمدّني مجاذیب جاتے هیں اپني بڑ بھول کر تربیتِ هوا کے حُسنِ سُلوک سے سُلوک کي دُھن میں کُچھہ گُنگُناتے اور وهاں کے چند روزہ قیام عافیت فرجام کي بدولت نعمتِ عقل و هوش واپس پاتے هیں - بعض چمنوں میں مختلف مُلکوں اور مختلف قسموں کے پھولوں کے درخت ایک آزادانہ روش سے متفرّق سجائے گئے هیں اور قصداً قُدرتي بے انتظامي اور خود روئي کا خوش نُما اور دل رُبا پرداز دینے کي غرض سے بہت زیادہ اهتمام اُن کي ظاهري آرایش کے متعلّق نہیں کیا گیا - یہہ ٹُکڑا بھی اپني وضع پر بہت هي دل چسپ - نشاط انگیز - اور تفریح بخش هے *

رُباعیوں کے اس مُختصر دیوان کے غَور اور انصاف سے پڑھنے کے بعد انجمنِ سخن میں کیا کوئي کافر نعمت آیسا هوسکتا هے جو مُصنّف کي فکرِ بلند - طبیعتِ خُدا داد - طرزِ نو ایجاد - اور باکار مشقِ سخن اور کامل استعداد کا کلمہ نہ پڑھے ؟ هر قطع کے جواهرِ مضامین کا خانۂ نگیں میں خوش اُسلوبي اور صفائی سے بٹھانا اور جمانا - بندش کی دل رُبائی اور صفائی - لفظوں کی مُناسب صنعت اور عُمدہ نشست - زبان کي شُستگي اور پاکیزگي - مضامین کي بلندي - اثرافشاني - منفعت سرشتي - قافیوں کی دقّت پسندي اور دل فریبي - استعاراتِ دل چسپ اور تشبیهاتِ موزوں کا لُطف - چاروں مصرعوں کا ایک دوسرے سے نہایت آساني اور خندہ پیشاني سے دست و بغل رهنا - اور پھر اخیر میں چوتھے مصرعے کا پُر قُوّت طَور سے چمکنا - ان سب صفتوں نے مل کر

رُباعیوں کو گُل دستۂ لطافت و بلاغت بنا دیا ھی *

سادہ اور پیشِ پا اُفتادہ مضامین کو بندش اور بیان کي خوبي سے وہ درخشاں اور دل پسند پیرایہ ملا ھی کہ ھر طبیعت کو مرغوب ھو - عالي- نازک - اور مُشکل مضامین اس صفائي - آساني - اور شگفتگي سے بندھے ھیں کہ ھر طفلِ مکتب اُن کو اپنے پند نامے کے سبق کي سہولت سے دل نشیں کرلے - ھر مطلب کي طرزِ بیاں میں ایک خاص مزہ ھی جو مضمون سے پہلے خیال میں اپني جگہہ کرکے گویا مضمون کا استقبال اور طبیعت کو اُس کي پزیرفتگاري کے لئے طیّار کرتا ھی - ھر رُباعي میں ایک خاص جدّت اور ھر جدّت میں پھر ایک نئي- تازہ - رواں پرور لذّت ھی جس کا بیان فقط لفظوں کي تایید سے پُر از دقّت ھی - ھر مضمون کا حُسنِ تقریب حد سے زیادہ دل فریب اور حُسنِ قبول سے سراپا ھم آغوش - ھر فکر بلندي اور تازگي کے میدانِ مُسابقت میں دوسری سے دوش بہ دوش - مضامینِ نصیحت آمیز و دانش آموز کا جہاں انبار ھی وھاں طبیعت کے بہلانے کو باغ و بہار کي دل کش کیفیّت کي سچّي تصویر اور قُدرت کا ایسا مُرقّعِ زر نگار بھي ھی کہ جس کے دیکھنے سے طبیعت بشّاش ھو جاے اور پند و نصائح کي کُلفت کا ھلکا سا نقش لوحِ دل سے یک قلم مٹ جاے - جہاں ھر طرح کي سنجیدگي اور متانت سے کلام مالا مال ھی وھاں کہیں کہیں ھلکي سي ظرافت کي ذائقہ نواز اور اشتہا افزا چاشني کا بھي مُہذّب طریقے سے استعمال ھی - ھر پُراني نوراني شمعِ مضموں میں صنعت کي آرایش کے جلوے کي وہ تاباني ھی جس پر نئي روشني کے پروانے بے پروایا نہ جاں دیں - اور ھر مغربي عروسِ خیال کي ایشیائي فشن کي مشّاطہ گری سے وہ عابد فریب زیبایش ھی جس کا لوھا بڑے بڑے متعصّب قدیم خیال کے

زاهد مفش بے غل وغش بات کي بات میں مان جائیں - ان دو قسموں کے مختلف مذاق کي رعایت یہہ مشکل پہلو بہت هي مشکل سے هاتھہ میں رہا هی اور یہہ محنت صلے سے بالا اور واقعي آیسي نادر رعایت بے بہا هی - هر رباعي کسي نہ کسي زبنۂ خیال سے با نتیجہ یا بامرہ هی - اور هر مضمون مصنف کي غیر معمولي - برق آسا - اور غواص قدرتِ مشاهدہ کو بہت صاف طور سے دکہاتا هی - هر معمولي چیز اور هر معمولي واقعے اور معاملے سے ایک بہ کار آمد اور مفید مضمون نکلا هی - اور کم تر چیزیں اور حالتیں شاید مصنف کي نظر سے آیسي گزري هیں جن کا جوهرِ مضرت و منفعت کھنچ کر اُن کے دماغ کے مضبوط اور محفوظ شیشے میں نہ رہ گیا هو اور جس جوهر کا عمدہ استعمال اکثر ان رباعیوں میں نہ هوا هو - یہہ سود مند چند بند زمانۂ موجودہ کے تمدني - تعلیمي - اور اخلاقي انقلابِ حالات و خیالات کے اعتبار سے بہتر از صد پند هی - کیوں کہ تجربۂ و مشاهدہ کے مختلف نتیجوں اور هزاروں پُر منفعت نکتوں کا دریا ان چار مصرعوں کے چھوتے سے کوزے میں بڑي حکمت سے بند هی *

هر جدید چیز مشکل سے کامل هوسکتي هی اور اس کلیے سے شاید یہہ رباعیاں بھي مستثنیٰ نہ هوں مگر اس میں کوئي شک نہیں کہ حضرتِ شہباز نے اپني قدرتِ اختراعیہ سے (جو کہ محض ایک فیضِ لم یزلي هی) ایک نئي قسم کي یہہ مستقل نظم آیسي لکھي هی جس کي کوئي نظیر اُردو زبان میں معلوم نہیں هوتي اور جو کہ اُن کي نادر (اور جنالتي) قوتِ ایجاد اور قدرتِ مضمون آفریني کو دکھاتي اور بتاتي هی - اردو زبان کے ادب میں خواہ وہ نظم هو یا نثر بہت بڑا قحط اور جنالتي کا هی اور یہي وجہ هی کہ آج تک اُس میں کوئي خاطر خواہ اور تشفي بخش ترقي جدید خیالات کے محققوں اور مصنفوں کي تحقیق

اور راے کے مطابق نہیں ہوئی اور گویا کُل شعرا بہ استثنا چند خاص لوگوں کے وہی پُرانی لکیر پیٹتے چلے جاتے ہیں اور اپنے خیال اور اپنی پیاری زبان کو زُلفِ پیچاں کے جال اور ذلّت انگیز اور آب روشکن وصل کی نکبت اور ہجر کے دائمی جنجال سے اپنی دماغی کم زوری اور بُزدلی کی وجہ سے نہیں نکلنے دے کر زبان کی وُسعت کو اپنی غلط راے کے مُطابق محدود رکھنے پر نازاں۔ اور اپنی مُردہ دلی - پژمردہ خیالی - اور پست ہمّتی سے آزاد منش - وسیع النّظر - روشن دماغ - اور نو طرز شاعروں اور مصنّفوں کے پُر وُسعت - پُر منفعت - اور پُر جدّت کلام پر نُکتہ چینی کے خواہاں ہوکر اکثر بے جا اور آب رو فرسا شوقِ نام وری میں اپنی ذلّتِ سراپا حسرت کی شُہرت کے آپ مُحرّک ہوتے ہیں - زمانے نے علم و فن میں اس قدر ترقّی کی ہے - مغربی تعلیم کا فیض اس طرح ابرِ نیساں کی طرح سارے ہندوستان میں پھیلا ہے - اور سلطنتِ انگریزی کے تمدّنی اور تعلیمی اثر نے وہ آزادی بخشی ہے کہ اب غریب اُردو زبان اس اُنیسویں صدی میں بابل ساماں خیالی چاہِ زنخداں - اور ذلّت و ظلمت نشاں ناصاف وہمی ناف کے زنداں میں کسی خیالی پری وش کے جعدِ مشکیں سے مُشکیں کسواکر اور مار آسا چوٹی کی ہتکڑیوں سے دونوں ہاتھہ جکڑواکر چند خود غرض اور کوتہ بیں دشمنوں کے بے اصل فخر و مُباہات - اور چند خود مطلب خود سر خُردہ گیروں کے انصاف دشمنانہ خیالات کی بے جا تشفّی کے لیے دائم الحبس نہیں رہ سکتی - اس لیے عقل و انصاف کی گورنمنٹ نے اپنی مشہور فیّاضانہ انصاف پسندی اور علم دوستی سے اُس کی آزادی کا قطعی حُکم نافذ فرمایا ہے اور اب وہ بہ عنایتِ ایزدی قیدِ دوام سے شادکام نکل چلی - اور آزادی کا دم زور و شور سے بھرنے لگی ہے - اور حقارت بار اور جگر فگار چتونوں سے اپنے دُشمنوں اور قیدخانے

کے منحوس جیلروں کی طرف پھر پھر کر دیکھہ - اور بار بار نہایت جگر گداز اور
منّت بار چشمکیں اُن کی جانب کر رهی هی *

هم اُمید کرتے هیں کہ یہہ نوطرز اور مُفید رُباعیاں جدید و قدیم دونوں مذاق
کے صاحبانِ طبعِ سلیم کو بہت پسند هوں گی اور اب اِس رنگ میں آیندہ اُور
مشّاق اور تجربہ کار شُعَرا بھی خامہ فرسائی فرما کر نہ فقط دادِ سخن گُستری هی
دیں گے بلکہ قوم کو اور مُلک کو اپنے کلامِ نصیحت نظام سے کافی فائدہ پہنچائیں گے -
مصنّف نے شوقِ نام وری و شُہرت یا کسبِ منفعت کی غرض سے اپنے دل
و دماغ پر یہہ شدید زحمت گوارا نہیں فرمائی بلکہ ایک سچّے مُحبّ قوم اور
بھی خواہ مُلک هونے کی حیثیّت سے اپنی ذهانت - جودت - علمیّت - اور
تجربے سے اپنے ابنائے جنس کو فائدہ پہنچانے کی ایک مُفید اور بہ کار آمد
تدبیر کی هی - خُدا کرے اس بے مثل نظم کی پُر منفعت شُہرت - حُسنِ
استعمال - اور فرطِ پسندیدگی سے اس کی هر رُباعی چار دانگِ هندوستان میں
قومی ترانہ بن کر ضرب المثل کی طرح زبان زدِ خاص و عام هو - اور حقّ التّصنیف
کی رجسٹری خاص هو تو هو مگر اس کی مقبولیّت کی رجسٹری عام هو *

دیباچہ طراز
بندہ آزاد

باقی پور -
۲۴ نومبر سنہ ۱۸۹۰ ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مذہب

۱

کیوں کر کوئی اسرارِ الٰہی جانے کیا تاب کہ انساں کماھی جانے
آنکھوں سے حجابِ وہم اُٹھنا معلوم باتیں یہہ خُدا کی ہیں خُدا ہی جانے

۲

موجود
ہی مُطلقِ جود ذاتِ باری کا وجود جس وقت ہو جس چیز کی حاجت
یوں طاقِ حرم ہو طاق نسیاں پہ تو ہو محراب کرم میں تو ہیں سب وقفِ سجود

۳

ہر وقت کفیلِ رزق ہی حُکمِ کُلُوا باطل ہی اسی حُکم سے معدے کا خلو
ہی بارِ عطا سے قامتِ شکر دوتا احساں کے گلوبند سے جکڑا ہی گلو

۴

دُنیا میں نویدِ حسنِ انجام ہی دیں اس غمکدے میں پیامِ آرام ہی دیں
دیں داروں کو لازم ہی بزرگوں (۱) کا ادب ان کی ہی بزرگداشت کا نام ہی دیں

۵

ہیں اہلِ صفا جو قیدِ مذہب رکھتے عادات و خصال ہیں مُہذّب رکھتے
ہوتے نہیں وہ حُسنِ عمل سے غافل ہر دم ہیں خیالِ فرضِ منصب رکھتے

---

(۱) بزرگوں سے بزرگانِ خاندان اور بزرگانِ دین مراد ہیں *

۶

ھی بزم میں ایک صدر و پائیں ھم کو — ملحوظ ھیں اخلاق کے آئیں ھم کو
ھم غیر سے بھی کرتے ھیں بھائی کا سلوک — شیرازۂ اتّفاق ھی دیں ھم کو

۷

قرآن و حدیث کا اطاعت گر ھوں — یارانِ اولو الامر کا فرماں بر ھوں
بے واسطۂ ائمّہ کہنا ھی قیاس — ممکن ھی نہیں مُطیع پیغمبر ھوں

۸

افلاکِ ھدایت پہ ھی انجم کا ھجوم — انجم ھیں شیاطینِ ضلالت کو رجوم
ھی مدِّ نظر شب آفریں کی تسبیح — جب تارِ نظر میں ھم پروتے ھیں نجوم

۹

بے شبّہہ وہ اھلِ درد ھیں قابلِ رشک — جو جوشِ ندامت سے بہاتے ھیں اشک
کُچھہ دور نہیں اگر ھوں سقّاے بہشت — آنکھیں تو بعینہ ھیں بہشتی کی مشک

۱۰

بے وجہ نہیں قلب کی سینہ کوبی (۱) — چلتے ھیں بُری چال یہہ پاے چوبی
اس دامنِ آلودہ کو دھوئیں گے یہی — ھیں مردمِ چشم معصیت کے دھوبی

۱۱

کی اس نے کبھی نہ با خُدا کی چوری — کی اس نے کبھی نہ نا خُدا کی چوری
دن رات یہہ کام چور نا فرماں نفس — کرتا ھی نبی کی یا خُدا کی چوری

۱۲

گو راہِ بلاغت میں رکے جاتے ھیں — تکلیفِ بلاغ پر سہے جاتے ھیں
کیا غم ھی کوئی کان دھرے یا نہ دھرے — کہنا ھمیں جو کُچھہ ھی کہے جاتے ھیں

قُدرت

۱۳

تن عیش کا گھر ھی - اس کا اسباب ھی روح — مینا ھی یہہ - اور بادۂ ناب ھی روح

---

(۱) پای ضعیف تا پای استدلال کہ وہ بھی ضعیف ھیں *

يا چنگ مغنّیِ ازل ميں شہباز يہہ تن ھی رباب- اُس کي مضراب ھی روح

۱۴

دل ميں ھی لگا خيال کا ٹيليگراف (۱) سر ميں بھی دھرا سماع کا فونو گراف

آنکھوں ميں لگا ھی تلسکوپ (۲) نظر جاري ھی ھميشه ذھن کا فوٹو گراف

۱۵

اعضا و جوارح ھيں گھڑي کے پُرزے ھيں عُمر کي کوک تک يہه چلتے پُرزے

لازم ھی بشر کو قدر ان پُرزوں کي ورنه کوئي دم ميں ھيں يہه پُرزے پُرزے

۱۶

آتي ھی يہه آواز خود اپنے سر سے شاياں ھی لکھه رکّھيں گر آبِ زر سے

"دنيا کے عجائبات مُجھه ميں ھيں بھرے بہتر ھوں ميں ھر ايک عجائب گھر سے"

۱۷

ھی سُرخ و سفيد جسم ميں طُرفه بہار پانا نہيں اس کو ظاهري نقش و نگار

ھر عضوِ نظر آتا ھی سانچے ميں ڈھلا ھوتا ھی عجيب تن درستي کا سنگار

۱۸

ھو کشورِ صحّت ميں اگر کوئي جواں ھر وقت رھے محوِ تماشا انساں

اسٹيج (۳) په چہرے کے شب و روز شباب دکھلاے ھنسي خوشي تبسّم کا سماں

۱۹

وہ شخص کہ ھی مزرع صحّت کا سانڈ ھی کام ميں جس کے عيشِ شيريں کي کھانڈ

کي يتيم ؟ راندَ ؟

ديں سر په ھی اُس کے - کيوں ھو عقل اُس دل اُس کا ھی زنده - کيوں ھو طابع اُس کي

۲۰

ھر عضوِ بدن ميں چُستياں آئيں گي ھر گام په تنگ سُستياں آئيں گي

ھو جائيں گے زندگي کے سب کام درست جس وقت که تن درستياں آئيں گي

۲۱

رات آئي مِٹا روز کا جگھڑا ٹنٹا افيون کا نيند نے کِھلايا انٹا

---

(۱) آلهٔ نقّالهٔ الصوت - (۲) دوربين - (۳) زينه جس پر ايکٹر والے تماشا کرتے ھيں *

هر گهنٹے په یوں چنبرِ غفلت میں هی غُل هُشیار ! که رُخصت هوا اُور اک گهنٹا

۲۲

کرتي تو هی دن کو زندگاني گهائل هی رات تو رکّهي هی شِفاے عاجل
بهر جاتا هی .روز خندۂ صُبح تلک هر زخم مسیحِ خواب کا هی قائل

۲۳

دُنیا کے اکهاڑے میں هزاروں هي دلیر گو جُتّے میں فیل زورِ بازو میں هیں شیر
پڑ جاتا هی آنکهوں په کچهه اَیسا پردہ هوجاتے هیں پل مارتے میں نیند سے زیر

۲۴

صد شُکر که وقتِ صُبح سوکر اُٹّهے غُنچوں کي طرح شگفته هوکر اُٹّهے
هر طرح دلِ حزیں نے پائي راحت گو عُمر کي ایک رات کهوکر اُٹّهے

۲۵

اُڑکر تمهیں لے جاے کبهي سوے فرنگ مُڑکر کبهي دکهلاے تمهیں خطّۂ زنگ
هو ایک منٹ میں هفت اِقلیم کي سَیر سوجاو تو صاف اُڑن کهٹولا هی پلنگ

۲۶

دیکها که طلسم گُون میں مُضمر هی بچّوں کي هی بهیڑ - دل رُبا منظر هی
پوچها که هیں یاں رقص میں کیوں بلیا لوگ ؟ فطرت نے کہا " ولایتي چکّر هی "

۲۷

معدوم کا غم - نه فکرِ موجود کرے محدود خوشي، وہ غیر محدود کرے
قائم هوا گر کہیں لڑکپن کي بهار هر عُمر میں آدمي بکر کود کرے

۲۸

رُخصت هوئي طفلي کي وہ صبحِ گُل فام لاتي تهي نسیم جب که عشرت کے پیام
پهولي هوئي هی خضاب کي مُنهه په شفق پیري کي - خبردار ! که آپهنچي شام

۲۹

دکهلائي دیا راہ میں کل بوڑها ایک رکهتا تها وہ صورت کي طرح سیرت نیک
جاتا تها چلا وہ اپنے هي پانوؤں سے گو (۱) لیتا تها مدد په هر جگهه لکڑي ٹیک

---

(۱) گو اور ٹیک میں ایہام لطیف هی - انگریزي میں گو کے معني هیں جانا اور ٹیک کے معني لینا *

پاتا نہیں موت پر کوئي شخص ظفر ممکن هي نہیں اپنے کو کسي طرح مفر
هرچندکه اس سفر میں سختي هی بہت سہ لے که مصيبت هی تقاضاے سفر (۱)

۳۱

حیرتکدۂ عقل میں چکرا بھي چکے سر بابِ عبودیت په ٹکرا بھي چکے
هروقت دکھاتے هیں وه اب موت کا ڈر بہتر هی کسي طرح یه جھگڑا بھي چکے

۳۲

گو اپني بساط بھر بہت اُڑتے هیں آنکھوں په مگر وهي پڑے پردے هیں
دشوار هی اوهام کي ظُلمت سے نجات گولر هی یه عقل اور هم بُھنگے هیں

۳۳

یه عُمر کے سال سَو هوں یا هوں نوّے آ بیٹھیں گے ایک روز چیل اور کوّے
هو جائیں گے دونوں ان کے پنجے میں اسیر طوطے هوں زبان کے وه یا هوں کوّے (۲)

۳۴

عاشق هو توجسم سا که بےشاهدِ جاں بے هوش هی- بے حواس- بےتاب و تواں
سینه هی فگار-دل هی شق- خوں هی جگر بند آنکھیں هیں- لیک اشکِ حسرت هیں رواں

۳۵

زینت دهِ دشت و راغ هوسکتے هم خجلت دهِ شبچراغ هوسکتے هم
هوتے اگر اس باغِ جہاں میں هم پھول هر باغ میں باغ باغ هوسکتے هم

۳۶

کس لطف سے شب سیرِ نظر میں کاٹي هر گھاٹ طلسم- سحر تھي هر گھاٹي
صحرا نے لگا رکّھا تھا مخمل کا فرش دریا نے بچھا رکّھي تھي سیتل پاٹي

---

(۱) انگریزي میں سفر کے معني هیں سہنا - یه صیغۂ امر - سه لے - (۲) کوّے کے دو معني هیں - ایک تو جانورِ مشہور - دوسرے ایک عضو - یہاں دونوں معني ٹھیک بیٹھتے هیں *

٣٧

کیا حُسن جو گُلشن کي زمینوں میں نہیں؟ کیا لُطف جو غنچوں کے نگینوں میں نہیں؟

هی صُبح کے وقت شاهدِ گُل میں جو بات واللّٰه وہ شام[1] کي حسینوں میں نہیں

٣٨

هی نامیہ یاں اڈیٹــر و نامہ نگار دکھلاتي هی طبع[2] چھاپےخانے کي بہار

از روے خرد رشکِ گرافک[3] هیں شجر شاخیں هیں جریدہ[4]- برگ هیں نقش و نگار

٣٩

صحرا میں درختِ سبز رخت آئے هیں فردوسِ بریں سے یہہ درخت آئے هیں

هی تختۂ سبزہ تخت - اور گُلبُن تاج کس گُل کے لیے یہہ تاج و تخت آئے هیں ؟

٤٠

باغوں میں جو پیڑوں کے گڑے هیں جھنڈے آتے هیں جھکولے ان سے ٹھنڈے ٹھنڈے

هیں امرِ بقاءِ نوع میں مثلِ طُیُور گویا هیں یہہ مُرغِ سبز - پھل هیں انڈے

٤١

شاهانہ ادا سے هی کھڑا هار سنگار قامت پہ هی حُلّۂ بہشتي کي بہار

خوش بو کا کھنچا هی شامیانہ سر پر پھولوں کا بچھا هی فرشِ پُر نقش و نگار

٤٢

بستر پہ کسي حسین البیلي کے کچھہ پھول پڑے هوئے تھے چنبیلي کے

شرمندہ تھا اُن کے ڈھنگ سے حُسنِ فرنگ تیور تھے لجائے هوئے مِس بیلي کے

٤٣

بھاتا هی کہاں چمن میں گندھي کا عطر هو پھول کا - خس کا - خواہ متّي کا عطر

---

(١) ملکِ شام کي عورتیں جن کا حُسن مشہور هی یا وہ عورتیں جو شام کے وقت نکھر کر تھوڑي دیر کے لیے حسین بن بیٹھتي هیں - (٢) طبع ایک تو لیچر دوسرے چھاپا - لطفِ ایہام هی (٣) ایک مشہور انگریزي اخبار جس میں بہت ساري تصویریں هوتي هیں - (٤) شاخ اور اخبار - یہاں بھي وهی لطفِ ابہام هی *

قنّوج میں باغ کے چنبیلی کا پیڑ مٹّی سے ہی کھینچتا چنبیلی کا عطر

۴۴

کیا کہنے ہیں نو جوان البیلے کے ہیں ڈھونڈتے ہار موتیا بیلے کے
پھولوں کی طرح جامے میں پھولے نہ سمائیں جس وقت خرید لیں یہہ دو دھیلے کے

۴۵

ترشی میں بہار ہی عجب خوش بو کی خوش بو میں ہی چاشنی غضب جادو کی
ہیں ذائقہ اور مشام دونوں بے خود کیا بات ہی واہ کاغذی نیبو کی

۴۶

شاخوں کو کرے گا شاخِ زرّیں جب مور دکھلائیں گی کیریاں زمرّد کے طور
کچھہ روزوں میں پتّے یوں کریں گے ارشاد "مصری کے ہیں کوزے آم کر دیکھیے غور"

۴۷

رزّاق کی رحمت کا جہاں جلوا ہی ہر شاخ میں جلوۂ من و سلویٰ ہی
حلوے کی دکان ہی وہ کیلے کا درخت کیلا وہ نہیں ہی قدرتی حلویٰ ہی

۴۸

کس پردے میں ہی نعمتِ خالق کا ورود اشجار میں رحمت کے لگے ہیں امرود
لذّت وہ کہ ہو خشک زباں شکر سے تر خوش بو وہ کہ ہو فرضِ بیاں وردِ درود

۴۹

معدے سے نکالتا ہی کلفت کا مغز بھرتا ہی قویٰ میں حسنِ صحّت کا مغز
سمجھو تو یہہ سر ہی بو علی سینا کا ہی بیل کی کھوپری میں حکمت کا مغز

۵۰

خربوزے کا حق نے نقشِ پیکر باندھا پڑیا میں عجب قندِ مکرّر باندھا
اک کوزۂ قند زرد کاغذ میں لپیٹ ہی سبز رسن سے خوب کس کر باندھا

۵۱

تربز کے ہرے شیشے میں ہی سیر بھری اس شیشے میں ہی طلسم کی جلوہ گری
پہنے ہوئے برف کا گلابی جوڑا ہی چاندنی لیتی ہوئی لذّت کی پری

۵۲

ہو کام و زباں کو کیوں نہ تربز کي یاد　شادابي کو جس کي دیکھہ دل ہوتے ہیں شاد
کرتا ہی مزے سے شکل دُنیا کي کھڑي　ہی اس میں عجب مزے کي دُنیا آباد

۵۳

ہی برف کے سانچے میں ڈھلا ہر ہر جز　اِمرت جسے سمجھے گرمیوں میں ہر بز
ہیں برفیاں سُرخ سبز تھلیوں میں بھري　کب ہیں یہہ پر آگ کے شہیدمي تربز

۵۴

بھٹّوں سے دکان جوہري ہیں چھڑیاں　رونق پہ ہیں جن سے زندگي کي گھڑیاں
ہی دُرجِ زمرّدیں سے ریشم کي نمود　مُنہہ تک ہیں بھري جو موتیوں کي لڑیاں

۵۵

کس لُطف سے کھیت میں کِہلي ہیں کلیاں　آباد ہیں اس سبز نگر کي گلیاں
تسبیحِ زمرّدیں سے ہی ان کو لگاو　ہیں کس کي یہہ اُنگلیاں مٹر کي پھلیاں؟

۵۶

کامل ہی یہہ اپنے کام میں نام ہی نیم　اسقام کے دل ہیں اس کے آرے سے دو نیم
ہر پھول سے آتي ہی ہواے فردوس　ہر پہل سے ہی موج زن شرابِ تسنیم

۵۷

تاڑوں نے جو کر رکّھي ہی جاري یہہ سبیل　نکلي ہی یہہ پیاسوں کے لیے خوب سبیل
ہر باغ میں غُل ہی فِي سبیل اللّٰہ کا　سیراب بہر سبیل ہوں ابن سبیل (۱)

۵۸

ساقي ہی کبھي تاڑ کبھي نُقل فروش　مدہوش کے سر کو ہی کبھي دارو ہوش
کنّاس کبھي ہی یہہ کبھي ہی فرّاش　معمار کبھي ہی یہہ کبھي خانہ بہ دوش (۲)

۵۹

وہ تاڑ کہ جس پہ واعظوں کي ہی لتاڑ　لیتا ہی دلی خواہشِ اَحباب کو تاڑ
ہی صُلحِ کُل اس کا مشرب از راہِ صفا　مشرب کي صفا سے خادم القوم ہی تاڑ

---

(۱) راہ کا آدمي یعنی مُسافر - راہ گیر - (۲) خاک روب *

٦٠

چھل کر جو یہہ آئے ناز کے کوئے هیں — آترے هیں فلک سے دودھہ کے دھوئے هیں
کیا کہیے کہ چھلکے سے جُدا ہوتے وقت — کس درد سے پھوٹ پھوٹ کر روئے هیں

٦١

آغا - تم ان انگوروں سے کیا پاوگے پھل ؟ — هی اونٹ کے مُنھہ میں صاف زیرے کی مثل
راجا هی پھلوں کا گو هی کملي اوڑھے — سو قُطّیوں پر هی حُکم راں ایک کٹھل

٦٢

بے جا نہیں هندوؤں میں بڑ کي عظمت — هی قصرِ زمرّدیں کي ساري شوکت
رائي سے بڑا نہیں اگرچہ کوئي بیج — لیکن اسي رائي میں چُھپا هی پربت

٦٣

بڑھنا هی ان اشجار کا گھٹنے کے لیے — سِلتي هی قباے برگ پھٹنے کے لیے
جھومیں نہ بہت کہ کَہ رها هی تیشہ — "یہہ سر بہ فلک هیں جڑ سے کٹنے کے لیے"

٦٤

هی صبحِ بہار کي خوشي یاروں میں — رونق هی ثوابت اور سیّاروں میں
دل میں اُتر آنے والي کویل کي وہ کُوک — کس شان سے گُونجتي هی گُلزاروں میں

٦٥

گُلزار میں کویل یہہ نہیں گاتي هی — سیٹي هی جو ریل کي خبر لاتي هی
اپریل زبانِ حال سے کہتا هی — اب ریل بہار کي چلي آتي هی

٦٦

چڑیوں کا هی وقتِ صبح گلبن پہ هجوم — چُوں چُوں سے مچي هی اُن کی گلزار میں دُھوم
هر نغمے پہ اُن کے جھومتي هیں شاخیں — غُنچہ بھي خوشي میں آکے مُنھہ لیتا هی چوم

٦٧

جس طرح کہ هی دل کا تقاضا کہتا — هی بادِ سحر سے شوق اپنا کہتا
هر تیر میں هی جلے بُھنے دل کی صدا — کس دُھن میں هی "پي کہاں" پپیہا کہتا

٦٨

قُدرت کي بہار جب دکھاتے هیں درخت — گُلشن میں عجیب گُل کھلاتے هیں درخت

معلوم نہیں شاخوں پہ گاتے ہیں طُیُور یا آپ خوشی میں آ کے گاتے ہیں درخت

۶۹

جب برگ شجر کو حُلّہ اخضر دیں گے اور پھول ہوا کو مشک و عنبر دیں گے
شاخوں کے حسیں زمرّدیں زینوں پر خوش لہجہ طُیور خُوب لکچر دیں گے

۷۰

طوطیِ خوش الحاں کہ ہے پھولوں میں بلی چونچ اُس کی ہے باغوں میں خوش آیند کلی
غنچہ یہہ اگر شگفتگی پر آئے ہر دیس میں اس سے ہو عیاں رام کلی (۱)

۷۱

جاڑوں میں جو آتے ہیں پرندوں کے پرے با ضابطہ رہتے ہیں ورے اور پرے
اُڑنے میں دکھاتے ہیں قواعد کی بہار اچّھا ہو جو فوج ان کی تقلید کرے

۷۲

قُدرت کے تقاضوں سے ہوئی مجبوری کی کوّے کے جوڑے نے عمارت پُوری
آیا یہہ نظر پھر اُس عمارت میں طلسم کوّے ہوئے فیروزۂ نیشا پُوری

۷۳

کرتا نہیں عُمر بھر کسی سے یہہ نباہ کیا جانیں ہے کتنی مُرغیوں سے اسے راہ
اس تاج کے تیورھی کہہ دیتے ہیں مُرغا نہیں قدرتی اودھہ کا ہے یہہ شاہ

۷۴

کیا غم ہے جو بُوم ایشیا والوں میں شُوم یورپ میں تو اس کی عقل و دانش کی ہے دُھوم
دیوانِ متانت میں یہہ روشن دل ہے مشغولِ قضا ہو جب کہ روشن ہوں نجوم

۷۵

تزیین ہے ان سے عَلَمِ قُدرت کی ترکیب ہے ان سے پرچمِ قُدرت کی
پھٹے ہیں جو تتلیاں قلم کار یہہ چھینٹ ہے بوقلمونی قلمِ قُدرت کی

۷۶

رنگین ہیں اُس صاحبِ قُدرت کے بھید ہر رنگ میں قُدرت ہے جھلکتی جاوید
چرتی ہے ہری دوب جو کالی بکری ہے لال لہو کہیں - کہیں دودھہ سپید

---

(۱) رام کلی ایک راگنی کا نام ہے *

۷۷

حیوان بھي رکھتے ہیں طرب کے اشغال رقصاں ہیں گدھے - بغلیں بجاتے ہیں بغال (۱)
ہیں قیدِ بہ تان سین کي راتوں کو مُوسیقي کے اشغال میں مشغول شغال

۷۸

ہی زیبِ بدن اُونی فلالین کا سوٹ (۳) ہی بِلٹ (۲) لٹک پڑا بوتام آپ سے ٹُوٹ
میدان میں نائٹ ریم کے بابا لوگ کس ٹھاٹھ (۴) سے ناچتے ہیں ڈانٹے ہوئے بُوٹ

۷۹

بندر کہ ہی تقلیدِ زبوں پر مرتا جب ہی قدم انساں کے قدم پر دھرتا
بچّہ بھي سمجھتا ہی کہ یہہ ناسمیموں فطرت کي سبھا میں ہی تمسخر کرتا

۸۰

ٹٹّي (۵) پہ تھے پھیلے گُچّھے گُچّھے انگور ٹُوٹے ہوئے رس میں میٹھے میٹھے انگور
آچکي تو بہت پہ لومڑي پا نہ سکي کہنے لگي " کون کھائے کھٹّے انگور "

۸۱

خاموش کہ ہی بیسانِ تسمیۂ فار (۶) کرتي ہی موجّہ اس کو توجیہِ فرار
بے شک یہہ سخن قریب ہی معني سے بلّي سے فرار کے سبب دور ہی فار

۸۲

شب آکے گھٹا ٹوپ جو پھیلاتي ہی اک مُژدہ چھچھوندر کے لیے لاتي ہی
پھرتي ہی ہنسي خوشي گلي کوچوں میں ظلمت آسے لالٹین دکھلاتي ہي

۸۳

سیمابي (۷) سما میں حوت (۸) سیما ہی سمک ہی نجم فروزصاف آنکھوں کي چمک

---

(۱) بغال جمع بغلہ - بغلہ عربی میں خچر کو کہتے ہیں - (۲) انگریزی پوشاک - پورا جوڑا - (۳) کمربند - (۴) مدش بہادر - بہادر اس لیے کہ لڑائي کا جانور ہی - (۵) یہہ حکایت ماخوذ ہی امثالِ لقماں سے - یہاں لومڑي کي فطرت دکھانے کو لکھی گئی - (۶) فار چوہا - اگر فارّ کا مخفف مانیں تو بھاگنے والا - اگر فار کو انگریزي سے لیں تو دور دور اور فار میں ترجمۃ اللفظ بھی ملحوظ ہی - (۷) سیمابی سما پارے کا آسماں یعني دریا - (۸) حوت ایک برج کا نام ہی *

عینک[۱] کا هی تال جن کو هر قطرهٔ آب   هر موج کي لہر جن کو آبي عینک

۸۴

دکھلایا همیں خضرِ شجر نے اک شہر   رحمت نے بُجھا رکھي تهي واں آتشِ قہر
ظلمات میں گولر کے تها وه شہر آباد   تهي موج زن اُس میں زندگاني کي نہر

۸۵

پاریئه کتب نه میکس مُولر[۲] دیکھے   عبرت کي نظر سے ایک گولر دیکھے
دو انچ کے دائرے میں اتني مخلوق   یاں کوئي مُحیطِ صنعِ اکبر دیکھے

۸۶

آتش کده جب هو نام موزوں گھر کا   پانؤں تلک آتا هو پسینا سر کا
هروقت هوں مِہر کے غضب کے تیور   پنکھا هی هوا خواه زمانے بھر کا

۸۷

چلتي هی هواے گرم آڑتي هی گرد   هی گرد و غبار سے رخِ گردوں زرد
پچھوا کے ستم سے هی پریشاں هر فرد   هی اپني جگهه میں گرم پاني بهي سرد

۸۸

پاني سے هیں یاں بھرے هوئے جتنے ظرف   سردي سے هیں برف پر بهي رکھتے کچھه حرف
پچھوا کے هیں یهه کرشمے سچ کہتے هیں   ایجاد هی اهلِ غرب کي صنعتِ برف

۸۹

قدرت نے بنائي هی عجب[۳] برف کي کل   جس میں که نه کچھه امونیا کو مدخل
جس وقت دیا رخِ هوا اس نے بدل   پل مارتے میں گئي هزاروں من ڈهل

---

(۱) عین اور تال اور قطرے میں لطفِ ایہام هی - (۲) ولایتِ فرنگ کا ایک بہت بڑا پروفیسر جو اول درجے کا عالمِ زباں اور علّامهٔ زماں هی - سنسکرت کي قدیم کتابوں سے اس کو بہت ذوق هی - (۳) امونیا ایک مصالح هی جس کی برف بنانے میں بڑي ضرورت هی - بغیر اُس کے برف بن هی نہیں سکتي *

۹۰

کیوں کر نہ ہو دل کو آبِ کُہسار کي پیاس ہی شیروشکر جس کي صفائي سے منہاس (۱)
پاني میں گلاس کي صفائي ہی بھري شربت سے بھرا ہوا ہی پاني کا گلاس

۹۱

فوّاروں کے جھنڈے جس جگہہ گرتے ہیں موتي هي وهاں چار طرف جھڑتے ہیں
اربابِ نظر دیکھہ کے قُدرت کي یہہ سیر فوّارہ نمط اُچھل اُچھل پڑتے ہیں

۹۲

دنیا ہوئي زمہریر - برسے اولے خوب ابر کے جوھري نے موتي رولے
ہی جھونپڑا جھونپڑا جواھر خانہ گھر گھر نے جواھر کے خزانے کھولے

۹۳

دن ختم ہوا رات کي نوبت آئي آفاق میں رفتہ رفتہ ظُلمت چھائي
ظلمت میں ہی پُر لُطف خموشي کا طلسم سنّاٹے میں ہی طلسم کی گویائي

۹۴

محلوں میں نہیں وہ گفت گو کا عالم کُوچوں میں نہیں وہ جست جو کا عالم
گرمي کے ہیں دن تمام سنّاٹا ہی دوپہر ہی ٹھیک اور ہُو کا عالم

۹۵

لیٹے ہیں پہاڑ فارغ البالي سے لپٹے ہوئے گُل زُمرّدیں قالي سے
ہی زیرِ نقابِ نیلگوں شاھدِ طبع مشغولِ کرشمہ منظرِ عالي سے

---

(۱) اس رباعي کا لطف پوري طرح جب حاصل ہوگا کہ عربی کے یہہ دو شعر بھي ذھن میں رھیں *

* رق الزجاج و رقت الخمر * فتشابہا و تشاکل الامر *

* لست ادري لرقة و صفاء * ہی في کاسہا ام الکاس فیہا *

اخلاق

۹۶

کُچھہ شی نہین اشرفِ خدائي ہونا یا رُستم عقل آزمائي ہونا
ہو جاتا ہمارے دم سے ہر گھر میں فروغ لازم تہا ہمیں دیاسلائي ہونا

۹۷

کیوں ہم بشری جمال پیدا کرتے ؟ کیوں ہم ملکی کمال پیدا کرتے ؟
دنیا کے شفا خانے میں ہوتے مرہم ہر زخم میں اندمال (۱) پیدا کرتے

۹۸

وحشت ہي کہاں جو یہہ کسي سے بھڑکیں غصّہ ہي کہاں جو یہہ کسي پر کڑکیں
بتلاتي ہیں ٹہیک ٹہیک منزل کا نشاں ہیں جادۂ راستي پہ سیدھي سڑکین

۹۹

خدمت کے ہی در پہ جبہہ سائي کرتا ہر راہ میں ہی کار روائي کرتا
هادي ہی عصاے بے بصر اندھوں کا اندھا نہیں گرچہ رہ نُمائي کرتا

۱۰۰

اس سے کہ کہیں کے شاہ ہوسکتے ہم یا اس سے کہ کج کلاہ (۲) ہو سکتے ہم
بہتر تہا کہ خلق کي ہدایت کے لیے ہر راہ میں شاہ راہ ہو سکتے ہم

۱۰۱

آخلاق میں ہی کمال گنّا کرتا ہم میں تو ولي بھي نہیں اتنا کرتا
گر کوئي چکھاتا ہی اسے تلخي زخم برعکس یہہ مُنہہ اُس کا ہی میٹھا کرتا

۱۰۲

کرتي نہیں افسوس زیاں کا رہ رہ گُھٹتي نہیں دل میں رنج و غُصّہ سہ سہ
دکھلاتي ہی انجمن میں عالي ظرفي کرتي ہی جو نقصاں پہ صراحي قہ قہ

۱۰۳

لکڑي کہ ہی دل سوزي پہ چولہے میں اڑي ہی چشمِ خرد میں روشني اس کي بڑي

---

(۱) زخم کا بھرنا ۔ آرام ہونا - (۲) کج کلاہ لقب ہی شاہِ ایراں کا *

بھوکوں کی لگی کو ھی بجھانا جو اسے کس شان سے چُپ چاپ یہہ جلتی ھی پڑی

۱۰۴

کیوں خوں کا ھی پیاسا؟ کیوں ھی خوں پر مرتا؟ رہ پیاسوں کے جھگھٹوں کا دم تو بھرتا

ھی تیر ترقّی میں تنزّل کا شکار ھی ڈول تنزّل میں ترقّی کرتا

۱۰۵

جس حال میں ھوں طبع میں ھو خوش خوئی جس کام میں ھوں قلب میں ھو یک سوئی

ھوں وقتِ عمل سارے جُوارِح آعضا اوقات کے ضبط میں گھڑی کی سوئی

۱۰۶

ھی سامنے میز پر جو رکھّی یہہ گھڑی اس میں پڑی جس دن سے کہ صنعت کی ھی جان

جب کیجے نظر - ھی چل رھی اس کی زباں غافل نہیں اپنے وقت سے ایک گھڑی

۱۰۷

رکھہ دل کو قرین مشرب صافی سے ھوجاے گی دُور ساری ظلمت جی سے

کھوتے ھیں دلوں کی تیرگی اھلِ صفا روشن ھی یہہ خُوب لَمپ کی چِمنی سے

۱۰۸

ھو خیر سے منظـــور اگر خیر نگہ رہ صحبتِ اھل خیر میں شام و پگہ

ملحوظ بصیرت ھو تو عینک کی طرح دے اھلِ صفا کو اپنی آنکھوں پہ جگہہ

۱۰۹

خوش خُو ھی یہہ بے زباں مگر ھی خوش گُو بے عقل ھی - پر ھی عاقلوں کی خُو بُو

از بس کہ حُصولِ شی ھی انجامِ تلاش ھی حسبِ اُصول فاختہ کی کُوکُو

۱۱۰

معقول ھی کرتا ھی جو چُوں چُوں یہہ چڑا ھی ھم کو سکھاتا سبق چون و چرا

جس بیل کی کھوپری میں تفتیش نہیں بے چون و چرا ھی وہ سزاوارِ چرا

۱۱۱

سوچو تو ھی چڑیا کی زباں پر چُوں چُوں گر غور کرو کہتی ھی مُرغی کیوں کیوں

تفتیشِ سبب کا جو نہ لے ان سے سبق بے چون و چرا وہ آدمی ھی دوں - دوں

۱۱۲

سنجیدہ خیال جو ہیں فرخندہ خصال غفلت کو سمجھتے ہیں وبال اور نکال (۱)
گردش میں ہیں۔ پر گھڑی کی سوئی کی طرح ہر پہر کے ہی اُن کو وقت کا پاس و خیال

۱۱۳

پھیلے ہوئے ہر طرف ہیں حکمت کے ورق کیوں کر نہ ہوں روشن اپنی آنکھوں کے طبق
کہتا ہی "قمر ہی حرکت میں برکت" (۲) ثابت قدمی کا شمس دیتا ہی سبق

۱۱۴

لو کووں سے حزم و ہوشیاری کا سبق پھر کتوں سے لو وفا شعاری کا سبق
اشجار کو بھی ہی بذل و ایثار کا درس دیتی ہی زمین بھی راز داری کا سبق

۱۱۵

میدان عمل میں داد حق دیتی ہی بینش کے یہہ ہاتھہ میں ورق دیتی ہی
مردوں کو - لڑاکے جان - بڑھہ جانے کا گھوڑوں کی مسابقت - سبق دیتی ہی

۱۱۶

ہر بزم میں اخلاق کا گل دستہ ہو ہر رزم میں مرہم دل خستہ ہو
گر صحن خیال کی صفائی ہی غرض جھاڑو کی طرح ابھی کمر بستہ ہو

۱۱۷

معنی خرد پہ ہی خموشی مبنی مسموع نہیں یاں سخن لا یعنی
لازم ہی کتاب کی طرح چپ رہنا ہیں جس کے سکوت میں ہزاروں معنی

۱۱۸

رفعت ہی یہہ ابر کی سخا کے باعث ہی آب کی آب رو صفا کے باعث
بے فیض نہیں یہاں کسی کی عزت گنگا کا مہاتم (۳) ہی عطا کے باعث

۱۱۹

رونق ہی صدف کی یہہ گہر بخشی سے آوازہ ہی کانوں کا یہہ زر بخشی سے

---

(۱) نکال عقوبت - عذاب جاں - (۲) یہہ قول نظام فیثا غورسی کے مطابق ہی -
(۳) عظمت - مذہبی تقدس - پرستش طلب بزرگی - ہندوؤں کا عقیدہ ہی کہ ایک زمانہ ایسا آئےگا جس میں گنگا کا مہاتم اُٹھہ جائے گا یعنی لوگ اُس میں نہائیں گے مگر کوئی اجر نہ پائیں گے *

بخشش کا سمجھہ لو بس اسي سے رُتبہ هی نخل کو رفعت یہہ ثمر بخشي سے

۱۲۰

بڑتا نہیں خـــوش لقا اکڑ کر لڑّا تڑتا نہیں حق شناس حق سے حقّا
هر چھوٹے بڑے سے هی وہ جُھک کر ملتا هی زمزمِ انکســـار پر جوسقّا

۱۲۱

لے مول تو ای جوانِ رعنا مینا (۱) آجاےگا آپ تجھہ کو میں نا کہنا
مینا هی جہاں انانیت کا کیا ذکر هر شخص کي هی زباں پہ میں نا- میں نا

۱۲۲

دل صُورتِ برف رکھتے هیں صاحبِ شرم صورت میں هی سخت اور معنیً هی وہ نرم
هی مشرقِ دل میں مِہر پورب کي هوا ظاهر میں هی سرد اور باطن میں هی گرم

۱۲۳

هو ڈینگ نہ شیخي نہ تعلّي هم میں هرطرح هو اخلاق کي خُوبي هم میں
هو کوہ کي طرح اپني همّت عالي چشموں کي طرح هو سیرچشمي هم میں

۱۲۴

اَخلاق کا هی ساختہ پرداختہ وہ دل سوز خلائق کا هی بے ساختہ وہ
هی جس کے گلے میں طوق اُلفت کا پڑا گلزارِ وفا میں هی عجب فاختہ وہ

۱۲۵

محنت سے قُوی کے پھول کِھل سکتے هیں پھل حکمت و تجربت کے مِل سکتے هیں
کوشش کي نظر میں کب هی مُشکل کا وجود همّت هو اگر پہاڑ هِل (۲) سکتے هیں

۱۲۶

خوبي کا ثبوت هرطرح خوش خو دے گو لاکھہ برُے خطاب آسے بد گو دے
گُل چینِ معاني (۳) نے کہا هی کیا خوب " جو نام گلاب کا رکھو خوش بو دے "

---

(۱) یہہ رباعي تُلسي داس کے اس قول سے ماخوذ هی: — " مینا نے میں نادہا لاکھہ ٹکے بِکاے " (۲) هِل اور پہاڑ میں رعایت ترجمة اللفظ هی۔ هِل انگریزي میں پہاڑ کو کہتے هیں - (۳) گُل چینِ معاني سے شیکسپیر مُراد هی - چوتھا مصرعہ اُسي کے ایک مشہور قول کا ترجمہ هی *

۱۲۷

هی جن میں کمال عقل‌مندي کي صفت هي جن کے خیال میں بلندي کي صفت

(۱) سن لیتے هیں جاهلوں سے بهی عقل کي بات رکهتے هیں جو معقول‌پسندي کي صفت

۱۲۸

مت موز سخن سے مُنهہ کہ ممقوت هی وہ (۳) رکهہ کان کہ کان کے لیے قوت هی وہ (۲)

گر جوهري دل کو هی جوهر کي شناخت جو بات پڑي کان میں یاقوت هی وہ (۴)

۱۲۹

هم تم سے یہہ بات کام کي کهتے هیں سچ جانو کہ بات واقعي کهتے هیں

واقع میں هی شغل زندگاني کي دلیل مشعول کو نُکتہ ور بزي (۵) کهتے هیں

۱۳۰

امداد خرد کو دم بہ دم پهنچائیں ، تکلیف بدن کو بیش و کم پهنچائیں

بے کاري کي پهر کبهي مشقّت هي نہ هو گر کام کي مشق هم بهم پهنچائیں

۱۳۱

اچّهوں کي کوئي آن جو صُحبت پالو هی دل کو یقیں اُن کي محبّت پالو

کیا اچهّي یہہ بات هی کہ صُحبت ان کي هی اچهّي هي گو هزار دیکهو بهالو (۶)

۱۳۲

بے شغل هی کیوں کہ کام میں هی بُرکت اعمال کے التزام میں هی بُرکت

اَوقات کي تنگي کي شکایت هی فضُول اَوقات کے انتظام میں هی بُرکت

۱۳۳

رکهتا هی یہہ محفوظ بلاؤں سے کمال رهتي هی بهت تنگ حریفوں کي مجال

---

(۱) بہ فحواے الحکمۃ ضالّۃ المومن - حیثما وجدها فهوا حق بها - (۲) بیزاري کي بات - جس بات سے خدا ناراض هو - (۳) مضمون تعیها اذن واعیۃ - (۴) مضمون فبشر عبادي الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اولئک الذین هداهم اللہ و اولئک هم اولو الالباب - (۵) بزی انگریزي زبان میں مشغول کو کهتے هیں اور فارسي میں امر هی زبستن سے - (۶) اس میں اهلِ بنگالہ کے مذاق کي رعایت هی - بهالو بنگالي زبان میں اچهي چیز کو کهتے هیں - ایهاماً وہ معني بهي یہاں درست هیں اور دوسرا مطلب تو ظاهر هي هی *

هی کشورِ دل مین شہرِ عزت کا حصار کہتے ہیں جسے عظمتِ ذاتی (۱) کا خیال

۱۳۴

عاقل جو ہیں حزم و ہوشیاری کرتے مطلق نہیں اعتماد یاری کرتے
ہوتا نہیں اُن کو بھائیوں پر بھی وثوق بیٹوں سے بھی ہیں وہ رازداری کرتے

۱۳۵

یہہ دارِ خراب گھر ہی مکر و فن کا اصلا نہیں اعتماد مرد و زن کا
ہر شخص سے عقل بدگماں رہتی ہی واقع میں ہی حزم نام سوء الظن کا

۱۳۶

بے کار ہی منطقی کی عقل آرائی بیہودہ ہی شاعر کی سخن پیرائی
دریاے حقیقت میں جو ہیں راست شنا آتی ہی اُنھی کو شیر کی تیرائی

۱۳۷

حق نے جو حواس تجھہ کو بخشے ہیں یہہ پانچ معیار پہ راستی کے ہر ایک کو جانچ
سچی ہی سُناکر اور سچی ہی سُنا سچی ہی کہا کرکہ نہیں سانچ کو آنچ

۱۳۸

انصاف نہیں کہ تم غریبوں کو ستاو ہر اچھے بُرے کو راہ نیکی کی بتاو
کیا خوب ہی دیکھنا یہہ اچھوں کا سلوک رکھتے ہیں بُروں سے بھی وہ اچھا برتاو

۱۳۹

وہ ترچھی ادا نہ بانکی صورت خوش آئی وہ ناز خوش آئے نہ نزاکت خوش آئی
جس آن کہ چشمِ عقل انساں کی کھلی خوش آئی تو اک چشمِ مروت (۲) خوش آئی

۱۴۰

ہی کسبِ معاش کا وہی خوب سبق ہر وقت سکھاتا ہی - جو حکمت کا ورق
لکھہ لو اسے - لیک روشنائی کی جگہہ ہو چاہیے صرف جاں فشانی کا عرق

۱۴۱

رکھتے ہیں جو حلم بردباروں کی طرح کرتے نہیں شور آبشاروں کی طرح

---

(۱) انگریزی میں اس کو سلف رسپکٹ کہتے ہیں - (۲) آئی انگریزی میں انکھہ کو کہتے ہیں - چشمِ مروت کے لحاظ سے اس لفظ کا لطف اہلِ نظر پر پوشیدہ نہیں *

گر نارِ غضب کبھي بھڑک اٹھتي ھی (۱) برساتے ھیں آگ کوھساروں کي طرح

۱۴۲

بےچین نہ ھو غموں میں - غم کچھہ بھی نہیں دم بھر کي یہہ تیس ھی - الم کچھہ بھي نہیں
پائے گا ھر اک دکھہ میں بہت کچھہ آرام گر دل میں یہہ ھی سمجھہ کہ ھم (۲) کچھہ بھي نہیں

۱۴۳

سیماب کہ مضطرب ھی افزوں ز قیاس کرشیشے سے قائم اپني تمکیں کي اساس (۳)
ھر طرح کے سرد و گرم سے ھی واقف ھی صحتِ جسم و فصل کا نبض شناس

۱۴۴

گر کانِ طبیعت میں ھو سیمابِ مزاج اس پارے کا کرشیشۂ تمکیں سے علاج
تا ھو نہ مزاج و فصل کے جاننے میں تھرمامٹر (۴) و بیرومٹر (۵) کا محتاج

۱۴۵

دولت کے بھروسے پہ نہ ھونا غافل بہتر نہیں اوقات کا کھونا غافل
واقع میں ھیں بیدار اُسي شخص کے بخت جس شخص کو کرسکے نہ سونا (۶) غافل

۱۴۶

کہتے ھو کہ کر لیں گے ھم اس کام کو کل اَیسا نہ ھو کل بھي ھاتھہ سے جاے نکل
جس کل سے بنے آج ھي فرصت کر لو کل چاھے چلے یا نہ چلے کام کي کل

---

(۱) جبھی تو آں حضرت نے حلیم کے غصّے سے پناہ مانگي ھی ۔ (۲) ھم ضمیرِ جمعِ متکلم - یہہ معني لو تو مضمون خاصہ صوفیانہ ھی - نفی ما سوی اللہ - اور اگر غم کا مُرادف خیال کرو تو بھي حکمت سے خالي نہیں - قل لس یحّملہ ھمّا - ان ھمّا لا یدوم - (۳) یہہ رباعي تھرمامیٹر اور بیرومٹر کي تعریف میں ھی - اس سے ضمناً یہہ نصیحت نکالي ھی کہ انسان کو اپنے طبیعي اضطراب کي (جو اذکیا کا خاصّہ ھی) ضبط و تمکیں سے تعدیل لازم ھی - (۴) مقیاس الحرارۃ جس سے حرارت اور برودت دریافت کرتے ھیں ۔ ملمس کي حرارت بھی اس سے معلوم کي جاتي ھی - (۵) مقیاس الموسم - (۶) خواب اور زر و طلا جس کي اشرفي بنتي ھی *

۱۴۷

بے جا ہی سوال مذہب و مشرب کا ہی قافلے کا قافلہ کنبا (۱) رب کا
یاں درجہ بہ درجہ سب ہیں شایان سلوک مطلب ہی یہہ الاقرب فالاقرب کا

۱۴۸

اُلفت کے پیام لانے والے اخلاق ہر شخص کے دل کو بھانے والے اخلاق
ای خالقِ کُل عطا کر از راہِ کرم کُل خلق کا دل لبھانے والے اخلاق

۱۴۹

شائع ہیں جو لوگوں میں یہہ اخلاقِ رذیل کي ہم نے ہر اک کي کیمیاوي تحلیل
بے حصر بھرے ہیں مکر و فن کے اجزا عیّاري عمرو کي ہی گویا زنبیل

۱۵۰

اخلاق کے روسے ہم ہیں اس درجہ ذلیل گر کوئي کرے بیٹھہ کے ان کي تحلیل
ہر خُلق میں پائے گا وہ فحمیۂ (۲) عیب ہی سوءِ تنفّسِ شرف اس کي دلیل

۱۵۱

چل بسنے سے عقل کے طبیعت ہوئي رانڈ سرکش ہوا نفس سرکش اس رانڈ کا سانڈ
اوقات ہی اس کي فُحش اور پھکّڑ پر ہی انجمن دروں میں یہہ سبزہ بھانڈ

۱۵۲

لازم نہیں اس دولت فاني پہ دماغ کر شکر جو حاصل ہی ترے دل کو فراغ
مت تیغ زباں سے کر دلوں کو گھائل (۳) بھر جانے پہ زخم کے بھي رہ جاتا ہی داغ

۱۵۳

کج عقل جو ہیں حزم کے ہیں لگّو وہ چوگاں مصائب کے ہیں گویا گو وہ
کرتے نہیں حفظِ ما تقدم (۴) اصلا جھک ماریں گے - کھائیں گے بہت ساگو وہ

۱۵۴

کم ظرف نے ڈالي ہی تعلّي کي طرح منصوبے ہیں لاکھوں شیخ چلّي کي طرح

---

(۱) الخلق عیال اللہ - (۲) فحمبہ عربي میں ترجمہ ہی کاربن کا - اس کا خاصہ یہہ ہی کہ سوءِ تنفس پیدا کرتا ہی - (۳) یہہ قول حضرت علي کرم اللہ وجہہ کا ہی - للّٰہ درہٗ - (۴) ایک غذاے دوائي جو ڈاکٹر عموماً مریضوں کو بتاتے ہیں - لیکن ساگو بہت کے ساتھہ لیجیے تو لطیف ظرافت بھي ہی *

۲ دو چار هي هيں گرچه گره ميں پيسے   هر وقت هی ترش رو وه املي کي طرح

۱۵۵

هر چند کروڑوں هي بهرے هيں کيسے   منحوس (۱) تهي دست هيں کنجوسي سے
هر آن هی وقتِ خير نکلا جاتا   کوڑي هي مگر کهاں نکلتي جي سے ؟

۱۵۶

ليتا تها جو بحر ميں تعلّي کي بُخار   جهڑکي تهي نصيب رعد کي- برق کي مار
هی اشک کي جالگي هوئي منهه کي جهڑي   روتا هي مهينوں سے پڑا زار و قطار

۱۵۷

هر عيب سے هي گرچه خوش آمد معيوب   بالطّبع هی پر طبع بشر کو مرغوب
قاصد کے ليے هي يهه مقاصد کا حصول   طالب کے ليے هي يهه وُصولِ المطلوب

۱۵۸

کيوں کر نه هو کشورِ خوش آمد زر خيز ؟   زر خيز زميں هی آسماں هی زر ريز
وه لوگ بهي هيں کبهي کبهي اس کے اسير   هي جن کو بهت بهت خوش آمد سے گريز

۱۵۹

شهباز خرد ميں هی دهرا کيا شهباز ؟   بے سود هی صيد زر ميں اس کي پرواز
هو پنجۀ اقبال ميں دولت کا هُما   مل دو (۲) کسي اُلّو کو اگر روغنِ قاز

۱۶۰

گر ديجے خوش آمد کا سخن کو پرداز   دشمن بهي کرے حُسنِ رعايت آغاز
ديپ يوں نهيں پاني نے آسے سر په جگهه   کثرت سے ملا هي تيل نے روغنِ قاز

۱۶۱

في الاصل جو فرضِ منصبي اصلي هي   اصلاح وه اپنے نفسِ خود بيں کي هي
کس طرح وه ديو نفس پر غالب آسے   ڈيوٹي (۳) جيسے ديوني نظر آتي هي

۱۶۲

کاهل کو حصولِ کيميا هو کيوں کر ؟   غافـــل په نگاهِ اوليـــا هو کيـــوں کر ؟

---

(۱) عام بول چال ميں بخيلوں کو اسي لقب سے ياد کرتے هيں - (۲) روغنِ قاز ملنا اصطلاح اهل فارس ميں خوش آمد کا مُرادف هی - (۳) ڈيوٹي فرضِ منصبي - ديوني اور ڈيوٹي ميں به ظاهر نظر کتابةً چنداں فرق نهيں *

کوشش کا اگر نہیں میسّر تعویذ بتــلاو تمھــی ردِّ بلا ہو کیــوں کر؟

۱۶۳

روشن ھی اسي میں غولِ صحرا کا چراغ سرسبز اسي میں ھی پرستان کا باغ
آباد اسي میں ہیں ہزاروں آسیب آعجوبہ ھی زود اعتقــادوں کا دماغ

۱۶۴

کم سن ہو کہ سن رسیدہ - بینا ہو کہ کور ذی علم نہ بے علم - قوي یا کم زور
آمنگ
ہر دل میں ھی کچھہ نہ کچھہ تحکّم کي ہرسر میں ھی کچھہ نہ کچھہ حکومت کا شور

۱۶۵

چلتي ھی زباں کي تیغ ہر ایواں میں جوہر ھی یہہ چمکا ہوا ہر انساں میں
(۱)
پر مرد کے کھلتے ہیں آسي دم جوہر جب جان پر آن بنتي ھی میداں میں

۱۶۶

ہر دل میں جبلّۃً ھی تصنیف کا شوق ہر سر میں ھی طبعًا اختراعات کا ذوق
ہر نطق پہ جاري ہیں مضامینِ جدید اس باب میں منفرد نہیں غالب و ذوق

۱۶۷

جاري کوئي درس و مدرسہ ھی کرتا اصــلاحِ اُمم کا دم ھی کوئي بھرتا
فرزند کي خاطر ھی کوئي وقفِ دعا ہر شخص بقاے نام پر ھی مــرتا

تعلیم

۱۶۸

گر چاھے کہ دل سے دور ہو جہل کا مَیل کھو شمعِ مُطالعہ سے تاریکيِ لیَــل
جنگل سے گزر- دشت میں پھر- کوہ کو پھاند ہو علم کے قُلزم کے لیے شوق کا سَیل

۱۶۹

شیخي کا چلن نہ ھی مشیخت کا رواج مفقود ھی سکّۂ سیــادت کا رواج
اس عہد میں ھی یہہ چہرۂ شاھي سکّہ کیــوں کر نہ ہو نقدِ قابلیّت کا رواج

---

(۱) یہاں بھي اھلِ بنگالہ کے مذاق کي رعایت ھی - بر ان بنگالیوں کے روز مرّے میں
جان کو کہتے ھیں پس جان اور پران میں ترجمۃ اللفظ کا لطف پیدا ہوا *

۱۷۰

رکھتے ہیں جو یاں ذہن و ذکا جن کی طرح
ہی دل سے پسند عقل کو جن کی طرح
بھر بھر کے ہنر کی گاڑیوں میں دولت
لے جائیں گے کھینچ کر وہ انجن کی طرح

۱۷۱

آنکھوں پہ ہی جن کی عینک عینِ علوم
اعیانِ وجود میں وہ ہیں عینِ علوم
ہیں چشمِ پدر میں قرّۃ العینِ پدر
ہیں عینِ خرد میں قرّۃ العینِ علوم

۱۷۲

نافع نہیں اس دَور میں علمِ اب و جد
ہر در پہ لگا ہوا ہی قُفلِ ابجد
دولت کی تلاش ہی تو کر علم حصول
کوشش سے نہ جی ہار کہ من جدّ وجد (۱)

۱۷۳

جس دم کہ ہی تربیت کا فیضاں ہوتا
ناداں بھی ہی ہوش مندِ دوراں ہوتا
وہ چیز ہی تربیت کہ کچھ مدّت میں
اک قطرۂ ناچیز ہی انساں ہوتا

۱۷۴

مردانہ ہیں معرکوں میں بڑھنے والے
زینوں پہ ترقّی کے ہیں چڑھنے والے
پاتے ہیں تمام قابلوں کی صُحبت
دُنیا میں جو ہیں کتاب پڑھنے والے

۱۷۵

ہی جلدِ کتاب مردِ زیرک کی طرح
دانش جیسے جزوِ غیر منفک (۲) کی طرح
گر عینکِ غور ہم لگاکر دیکھیں
کاغذ نظر افروز ہی عینک کی طرح

۱۷۶

آخبار کی ناو پر جو پار اُتریں گے
بے ہوش چڑھیں گے ہوشیار اُتریں گے
پاؤگے ہر اک علم میں مشق اُن کی چڑھی
ہر فن میں وہ کامل العیار اُتریں گے

۱۷۷

کالج جو عُلوم کی طلب میں جائیں
تہذیبِ کلام کو کلب میں جائیں
مُشکل سے ہو صاف گرچہ آئینۂ دل
آساں رہِ قلب (۳) سے حلب میں جائیں

---

(۱) جوینده یابنده - (۲) ایسا جز کہ جدا نہ ہو سکے - جز میں بہ لحاظِ کتاب لطفِ ایہام بھی ہی - (۳) اس کے دو معنی ہیں دل کی راہ اور مشکل راہ - اور یہاں دونوں معنی مُفید ہیں *

۱۷۸

یہہ جہل کم از لقوۂ و فالج تو نہیں بقراط سے کم اس کا معالج تو نہیں
امراضِ دماغي کا شفاخانہ هی تہذیب کے زمنے میں یہہ کالج تو نہیں

۱۷۹

چنتا هی کلب میں علم کي میز هنر هو بهوک تلاش کي نه کیوں زوروں پر
کس لطف سے دونوں وقت اڑاتا هی هرایک اخباروں کي حاضري کتابوں کا ڈنر

۱۸۰

ورزش کي سبها میں جب نسیمِ سحري لائي گي دیارِ عیش سے خوش خبري
روزانه اسکے حسنِ صحت کے پر ناچہ گي پرستاں میں ریاضت کے پري

۱۸۱

بشاش هو قلب - منشرح سینه هو هر عضو میں عافیت کا گنجینه هو
هر صبح کو آئنه رهے پیشِ نظر تا صورتِ حالِ صحت آئینه هو

۱۸۲

تحقیق کے پهول پر یہہ دیتے جي هیں هو گلبنِ عقل جس چکهہ راضي هیں
کرتے هیں یہہ شہدِ علم حاصل شب و روز معقول پسند شہد کي مکهي هیں

۱۸۳

تعلیم کي میزاں میں هیں تلتے جاتے هیں جوهرِ طبع روز کهلتے جاتے
هی عقل کي بزم عالموں سے روشن خود گرچه هیں مثلِ شمع گهلتے جاتے

۱۸۴

جب وضع کتاب خانه سیڈوں میں نہیں جوهر هی مکاں میں مکینوں میں نہیں
پہنچي هی همیں سینه به سینه یہہ بات جو بات هی سینوں میں سفینوں میں نہیں

۱۸۵

عالم هی کتاب خانۂ ربّاني هر ایک کتاب هی یہاں لاثاني
هیں سائرِ انواع حواشي و شروح اور متنِ متین صحیفۂ انساني

۱۸۶

پیاس
اس دَیر میں هیں اگر ترے جمع حواس بجهہ جاےگي باتوں باتوں میں عقل کي

ہی ان صنموں کی دھوئی کوثر کی زباں   ہر بات ہی ان بتوں کی شربت کا گلاس

۱۸۷

فردوسی ہر اک کھنڈر ہی پہنے جامہ   ہر پیڑ کے ہاتھہ میں ہی طوسی خامہ
ہر برگ ہی شاہ نامے کا سبز ورق   ہر اینٹ ہی جلدِ سرخِ عبرت نامہ

۱۸۸

پودے ہیں ہماری ہم نشینی کرتے   اشجار ہیں نکتہ آفرینی کرتے
دنیا ہی کتاب خانہ عالم ہی کتاب   گزری ہی یہیں کتاب بینی کرتے

۱۸۹

کب کہتے ہیں ہم کہ سیم و زر ہم کو ملے   یا زیورِ الماس و گہر ہم کو ملے ؟
ہو ہم کو کمال در بغل علم نصیب   تہذیب در آستیں ہنر ہم کو ملے

۱۹۰

زر رکھتے ہیں کچھہ نہ مال ہم رکھتے ہیں   پاس اپنے نہ کچھہ جمال ہم رکھتے ہیں
بتلاو (۱) ہی اس کمال میں نقصان کیا   نقصاں میں اگر کمال ہم رکھتے ہیں ؟

۱۹۱

کچھہ شک نہیں عقل ہی جہول اور ظلوم   ہی علم سے عقل کی جہالت معلوم
شہبازِ نظر کو ہی تعاقب شب و روز   پنجے میں نہیں ہنوز گنجشکِ علوم

۱۹۲

طالب کبھی اپنا وقت کھوتا ہی نہیں   غافل کبھی تحصیل سے ہوتا ہی نہیں
آرام کہاں لگا طلب کا جب روگ   ہی جس کو یہہ دردِ سر وہ سوتا ہی نہیں

۱۹۳

لکھنے میں نڈر - نہ بولنے میں بے باک   کیوں کر ہو وہ منشی و مقرر چالاک ؟
بالفرض اگر ہو میر مچھلی بھی کوئی   غوطوں سے ترا تو ہوچکا وہ تیراک

۱۹۴

انگلش میں ہی لہجہ ہی فصاحت کی کلید   متی نہ کریں اس کی فصاحت کی پلید
پنجابیوں سے کہہ دو کہ سیکھیں آکر   بنگالے کی مینا سے زباں کی تقلید

۱۹۵

ھی دولتِ قومي کو تجـــارت سے فروغ اور اُس کو صناعت و زراعت سے فروغ
ھر کام میں ھی فنـــونِ دانش کي بہار ھر پیشے میں ھی فنونِ حکمت سے فروغ

۱۹۶

خامہ کہ ھی خوش‌نگار باغـ‍ـوں کی طرح ھر وقت ھی ھوشیار زاغوں کي طرح
اِس کے دلِ پُرداغ میں نالے ھیں بھرے نالوں میں بھرا ھی درد داغوں کي طرح

۱۹۷

واقع نہیں گر نفس میں خلقت کا بگاڑ ھی شہر دل آباد - ھو بستي کہ اُجاڑ
تعلیمِ خفیف بھي ھی اعلیٰ تعلیـــم سچ ھی وہ مثل کہ تنکے اوجھل ھی پہاڑ

۱۹۸

ھی جس کي سرشت میں سفاھت کا مُیل لے جاے بہا کے گرچہ تعلیم کا سیل
اور کھاے پڑا اگرچہ برسوں غوطے نکلے گا تو ھوگا پھر وھي بیل کا بیل

۱۹۹

ھر چند دني کو علـــم حاصل ھوگا ھر پھر کے دناءت پہ وہ مائل ھوگا
اَسلاف کے آگے نہ جھُـــکائے گا وہ سر مُشکل سے خدا کا بھي وہ قائل ھوگا

۲۰۰

جس علم سے اچھّوں کي ھو خُوبي ظاھر ھو اُس سے رذیلوں کي بُرائي ظاھر
ھی دخلِ عظیم علم میں طینت کو میووں میں ھی تاثیر زمیں کي ظاھر

تمدّن

۲۰۱

ھی طبعِ بشر میں عشق (۱) ھي وہ قوّت مشہور ھیں جس سے مُدُنيّ الطینۃ

---

(۱) یہاں عشق سے وہ عام جاذبۂ اُلفت مراد ھی جو افرادِ بشر کو گھروں - گانووں - قصبوں - شہروں اور دوسري آبادیوں میں مجتمع - اور ھر ویرانے اور آبادي میں ایک دوسرے کي ھم دردی اور اعانت پر مجبور کرتا ھی *

سے اس کے خراب ہوں تمدن(۱) کے اُمور الحق کہ ہو باطل اجتماعي ہیئت

۲۰۲

ہی عشق سے دفع ضار و جذب المرغوب ہی عشق سے رفعِ غم - حُصُول المطلوب
پر شرط ہی یہہ ہو عشق پر غالب عقل غالب ہو فساد عقل ہو گر مغلوب

۲۰۳

اس عشق سے ظاہر ہی الٰہی حکمت اس عشق میں مُضمر ہیں رُمُوزِ رحمت
ہی موجبِ جلبِ نفع و رفعِ زحمت واجب ہی بہ قدرِ واجب اس کي حُرمت

۲۰۴

گر حوصلہ عاشقي کا انسان کرے معشوق پہ بے عذر فدا جان کرے
صادق نہیں عاشقِ وطن کا دعویٰ جب تک نہ ہزار جان قربان کرے

۲۰۵

ہی قوم کا عشق نیک خوئي کي دلیل عاداتِ تمدّن کي نکوئي کي دلیل
ہی اپنے وطن(۲) کا پان کا سا نقشہ عشق اس کا ہی صاف سُرخ روئي کي دلیل

۲۰۶

ہی بحرِ(۳) محبّت میں یہہ اُفتادِ بشر امواج کے چو گرد بندھے ہیں چکّر
نزدیک میں حسبِ قُرب ہی مَوج کا زور ہی دُور میں حسبِ بُعد کم زورِ اثر

۲۰۷

اَخلاق کے عُنصر ہوں اگر اصلِ مزاج جو قوم ہو - ہو کبھي نہ محتاجِ علاج
ہو اُس سے ہمیشہ خرقِ عادت کا ظہور حاصل ہو اُسے عمرِ ابد کي معراج

۲۰۸

اَخلاق کا اعتدال ہی صحتِ قوم صحّت ہی بناے ہمّت و جرأتِ قوم
ہی ہمّت و جُرأت کا تقاضا ثروت ثروت ہی عمادِ عزّت و وقعتِ قوم

---

(۱) تمدّن میں سیاست اور معاشرت اور تمام معاملات داخل ہیں - (۲) اپنا وطن ہندوستان ہی اور یہہ ایک مشہور بات ہی کہ نقشوں میں وہ پان کي شکل نظر آتا ہی - (۳) یہہ شاعرِ مشہور پوپ کے ایک قولِ مقبول کا ترجمہ ہی جس کي لطافتِ تشبیہ ظاہر ہی *

۲۰۹

مقرون جب اتفّاق سے ہو ہر بات ممکن ہی کہ اقوام میں حاصل ہو ثبات
ہر ملک میں افراد ہیں شکلِ اعضا ہر قوم میں اتّفاق ہی روحِ حیات

۲۱۰

ایراني فصاحت اور حجازي غیرت یوناني بلاغت اور رُومي حکمت
تُرکانه جلادت اور چیني صنعت جس قوم میں عام ہو - ہی قومي غیرت

۲۱۱

ہیں صاف دروں جو سربر آوردۂ عہد کرتے ہیں وہ کارِ خیر میں کوشش و جہد
ہستي کے وہ ہر پہول سے ہیں فیض رُبا باتوں میں بھرا ہی اُن کي اخلاق کا شہد

۲۱۲

ہی یہہ جو ہزار طاق کا قصر بلند جس پر که ہی نُه رواق کا قصر بلند
آتي ہی ہر اک سنگ سے اس کے آواز یارو یہہ ہی اتّفاق کا قصر بلند

۲۱۳

گو پانو رواں ہوں یا کرے سر حَرَکت مقرون به اتّفاق ہو ہر حَرَکت
شایسته اُمم میں ہی تخالُف بھي وفاق ہی ان کي مُحیطِ (۱) دائره پر حَرَکت

۲۱۴

مرغوب ہو گر تم کو عُمومي شاباش ہر طرح کرو دولتِ دنیا کي تلاش
ہیں قوم میں مُدّعي ولایت کے بہت افسوس ! نہیں ولایتي عقلِ معاش

۲۱۵

زرکش ہو زر اندوز ہو زر ریز بھي ہو حق گو ہو جفاکش ہو سحر خیز بھي ہو
ذي علم ہو با خبر ہو بس تیز بھي ہو یہہ کس نے کہا که تاجر انگریز بھي ہو ؟

---

(۱) محیطِ دائره پر اگر ایک مقام سے دو آدمي مخالف جہت میں حَرَکت کریں تو چلتے چلتے پھر وہ موافق جہت میں حرکت کرنے لگیں گے اور ابتدا میں اگرچه دور ہوتے جاتے ہوں مگر پھر قریب ہونے لگیں گے - پس اس مثال میں مخالفت میں موافقت ہی اور بعد میں قُرب *

۲۱۶

کشتیِ مُعاملہ کا کھینا سیکھو تدبیر کی کل سے اکام لینا سیکھو
منڈی میں تجارت کی جو چاھو شہرت جی کھول کے اشتہار دینا سیکھو

۲۱۷

اب کیوں ھو کساد سے تجارت کو باک ؟ ھی سارے فساد سے نظام اس کا پاک
چکّر میں ھی بیوھار کا پُر جوش لہو ھی گردشِ خونِ تمدّنی جسم میں ڈاک

۲۱۸

وہ ڈاک کے سر بہ مُہر اُترے تھیلے مضبوط - سبک - وسیع - گو کچھہ میلے
غم - حوصلہ - شوق - اُمید - ڈر - شُکر - گلہ تھیلوں کو جو کھول دیں تو گھر گھر پھیلے

۲۱۹

پھیلی ھوئی ھر روش میں ھی علم کی بیل گُلزارِ تجارت میں بھی ھی علم کا کھیل
بھجواتا ھی علمِ کہربا تار بہ نرخ کھنچواتی ھی مال جرِّ اثقال سے ریل

۲۲۰

کیا خوب طلسمِ سلطنت کی ھی بہار انواعِ مضامیں سے ھیں صفحے گُلزار
دل کش ھی فُصولِ داستاں کی تقسیم بُستانِ خیال ھیں یہہ یومی اخبار

۲۲۱

بھرتے ھیں نہنگ (۱) کوئلے اور پانی سے پیٹ ھی سیکڑوں ھی گزان کے پیٹوں کی لپیٹ
کیوں مُنہہ سے نہ سات آسمان پھیلائیں جب پیٹ سے لیں سات سمندر کو لپیٹ

۲۲۲

پھیلا ھوا بارود کا پُر شور دُھواں گونجا ھوا توپوں کی گرج سے میداں
تھرّائی ھوئی فیر کے صدمے سے زمیں بھونچال کا بارا ھی - یہہ پیکار کہاں ؟

۲۲۳

تقلید کو کیا ضرور تقییدِ عیُوب کیوں کرتے ھو ھر فعل سے تاییدِ عیُوب
انگریزوں میں آخر ھیں محاسن (۲) بھی بہت ھی مُوجبِ ریشخند تقلیدِ عیوب

---

(۱) نہنگ سے یہاں اسٹیمر یعنی دُخانی جہاز مراد ھیں - (۲) محاسن اور ریشخند میں
ابہام اور موجب میں ضمن الملفظ کی موشگافیاں ھیں *

۲۲۴

ھیں مُلکِ فرنگ میں جو با استعداد   دیتے ھیں بیاں سے قابلیّت کي داد

لیتے ھیں لسان سے سناں کا وہ کام   کرتے ھیں قلم سے فتحِ اِقلیمِ مُراد

۲۲۵

تصنیف سے اپني گنجِ گوھر ھی کوئي   تالیف سے اپني مخزنِ زر ھی کوئي

ھی دفترِ تصنیف کہ کانِ اکسیر ؟   ھی نوکِ قلم کہ کیمیاگر ھی کوئي ؟

۲۲۶

لکھنے میں سوانح کے امیں ھیں انگریز   ھر حال میں اپنے نُکتہ چیں ھیں انگریز

اَعمال ھیں اپنے ذرّہ ذرّہ لکھتے   آپ اپنے کِرامِ کاتبیں ھیں انگریز

۲۲۷

یورپ کي ولایت میں ھیں جتنے مشغول   کھاتے ھیں ھوا وہ روز حسب المعمول

کر دیتا ھی باغِ عامّہ (۱) اُن کو ھرا   ھوتے ھیں وہ جب وفورِ محنت سے ملول

۲۲۸

ھر چند ھیں انگریز وطن پر مرتے   لیکن نہیں کچھہ سَیر و سفر سے ڈرتے

پھر چل کے ھیں زر سے جیب و دامن بھرتے   نام اپني ولایت کا ھیں روشن کرتے

۲۲۹

زرکش ھو زر اندوز ھو زرریز بھي ھو   حق گو ھو جفاکش ھو سحرخیز بھي ھو

ذي علم ھو باخبر ھو گو تیز بھي ھو   تاجر وھي پُورا ھی جو انگریز بھي ھو

۲۳۰

کیوں کر نہ ھو مرکزِ توجّہ اخبار ؟   کیوں کر نہ ھو اخبار تمدّن کا مدار ؟

کتنے ھیں ولایت میں اڈیٹر وُزَرا   کتنے ھیں مُشیر اور سُفرا نامہ نگار

۲۳۱

صنعت کہ ھیں جس میں اھلِ یورپ اُستاد   ھی اس سے عجیب کیمیا کي ایجاد

چاندي کي ھی کیا اصل ؟ نہیں لطف ھی جب   سونے سے ھو جوھر میں زیادہ فولاد

---

(۱) عام نزھت گاہ جیسے کلکتے میں ایڈن گارڈن یا حیدرآباد میں باغِ عامّہ *

۲۳۲

چمڑے کي بهي کوئي اصل هي - ليک هنر   اس خام کے حق ميں بهي هے اکسير اثر
چاندي نه هو کيوں اس کي نظر ميں هلکي؟   ميزانِ خرد ميں جب هو هم پلۂ زر

۲۳۳

جو کرتے هيں کشتِ نيچريّت ميں چرا   جب کرتے هيں بحثِ خلق ميں چون وچرا
بيموں کو بتاتے هيں کبهي اپنا بزرگ   اَشجار سے هيں کبهي ملاتے شَجَرا

۲۳۴

يهه طبع پرست جوکه هيں حرص پرست   حيواں کي طرح هيں حوصلے ان کے پست
کوئي انهيں بار - بار ميڈيں حُوريں   اس درجه هيں يهه شرابِ غفلت سے مست
(۱) (۲)

۲۳۵

هي جينے کا - کهتے هيں - مزه تا لبِ گور   بندهتا نهيں زخمِ جاں کا گويا انگور
هيں عقل پرست روبهِ کوته دست   انگورِ جناں هيں ان کو کهٹّے انگور

۲۳۶

ياں سالک و مجذوب کا يکساں هي سُلوک   مذهب کي طرف سے کُل دلوں ميں هيں شکوک
بوتل کي هي پياس اور هوٹل کي هي بُهوک   حق يهه هي که النّاس علىٰ دين ملوک

۲۳۷

انگريزوں سے جو مُعاشرت کرتے هيں   مفتوح درِ مُناکحت کرتے هيں
رکهتے نهيں کچهه مُواکلت سے پرهيز   مشروب ميں بهي مُشارکت کرتے هيں

۲۳۸

مُصلح هيں جو هم ميں فردِ کامل کي طرح   هي اُن کي زباں سے الگ دل کي طرح
هيں گرچه زباں په چکني چکني باتيں   دل ميں هي بهري سياهي پنسل کي طرح

۲۳۹

آنکهوں په رهے شب کو پڑا پردۂ نَوم   اور پيٹ کے دهندوں ميں کٹے اکثر يوم
پهر بيسيوں عورتوں سے دل هو اٹکا   اس مُرغے کي بهي زباں په هو حُبّ القوم
(۳)

---

(۱) شراب کي ولايتي دُکان - (۲) وه عورتيں جو دُکانوں پر ولايتي انداز سے شراب بيچتي هيں - (۳) حُبّ القوم اُس آواز سے بهت قريب هي جو مُرغے کے منهه سے بانگ ديتے وقت نکلتي هي *

۲۴۰

غیرت میں - کیاست میں - شجاعت میں هو فرد همت میں - مُروت میں - عبادت میں هو مرد
لالچ سے - مشیخت سے - تعلّي سے هو دُور اتنا هو کوئي تو قوم کا هو هم درد

۲۴۱

اس وَضع میں کیا شانِ حکومت کي هی سیر هو جاتي هی تَر سے کتنوں کي حالت غیر
هر شر سے بچاتا هی یهه هنگامِ سفر کیوں کر نه منائیں کوٹ پتلون کي خیر؟

۲۴۲

مُصلح کي هر ایک مصلحت هی اک جُهوٹ مُفسد هی هر ایک مشورت هی اک پُهوٹ
تننا هي غرورِ کوٹ و پتلون میں غضب مهمیزِ سمند ناز هی جنگي بُوٹ

۲۴۳

گهر والوں کو مُشکل هو جسے خوش کرنا خوش جس سے نه هوں شهر کے پیر و برنا
جس سے که نه همسائے هوں دم بهر راضي کیا جانے وه دم عشقِ وطن کا بهرنا

۲۴۴

کر دیتي هی لوحِ دل کو کالا تعلیم رکهتي هی اثر هم به نـــرالا تعلیم
إدبار کے باعث هی ترقّي معکوس أسفل کو لیے جاتي هی اعلیٰ تعلیم

۲۴۵

إدبار میں تدبیر کي چلتي هي نهیں ثروت کي کوئي شکل نکلتي هي نهیں
هی کاسهٔ تقدیر میں دولت کي دال تدبیر کي آس میں دال گلتي هي نهیں

۲۴۶

جاتے هیں جدهر اُسي ڈرنے ٹکّر هی إدبار میں عافیت رفو چکـــّر هی
پڑتا نهیں مُنهه میں ایک دانه آ کر چکّي کي طرح گرچه سدا چکّر هی

۲۴۷

هی چرخِ فنُوں په مهر ساں جن کو سُلوک هیں گردش افلاک سے اکثر مفلوک
خورشید بهي هی اس کي شهادت دیتا روشن هی یهه مضمون که لِلشمس دُلوک (۱)

۲۴۸

اس دور میں کالوں کو نرالے غم هیں کالوں کي طرح ترانے والے غم هیں

---

(۱) للشمس دلوك یعني آفتاب کو زوال هی *

هی هند کے نام پہ بھی رعایت تشاید گھیرے هوئے هم کو کالے غم هیں

۲۴۹

هم عہدوں پہ سلطنت کے مامور نہیں پھر هم میں مقابلے کا مقدور نہیں
هی اب تو کچھہ اختیار سے باهر بات مجبور هیں هم - اگرچہ مجبور نہیں

۲۵۰

باز ار تجارت میں هیں دلال سے هم میدان زراعت میں هیں پامال سے هم
صنعت پہ هی آج کل کلوں کا قبضہ حکمت کے دیار میں هیں کنگال سے هم

۲۵۱

رکھتی نہیں یہہ نقش تجارت کا اثر پھیلاتی نہیں ملک میں اخبار و سیر
هی هم میں اسے بس مرض و مرگ سے بحث آفت کی خبر هی تار برقی کی خبر

۲۵۲

رکھتا هی عجیب کشور هند آفاق چھائی سبھی جا هی ظلمت شام نفاق
دهقانی و شہری هیں سبھی وقف خلاف هر چند هی مقتضی تمدن کا وفاق

۲۵۳

بے فیض هیں برهمن - معاند چھتری ظالم هیں یہہ راجپوت - اظلم کھتری
پاتے هیں غریب اس کے سایے میں پناہ هی ان سے هزار درجہ بہتر چھتری

۲۵۴

اسلام کی قوم پر مرض هی طاری هر عضو پہ هی حکم مرض کا جاری
هیں پاس کھڑے سارے اطبا مایوس کھولے هوئے یاسین هیں سرهانے قاری

۲۵۵

بحران میں هی گرچہ امت مصطفوی پر شکر کی جا هی کہ طبیعت هی قوی
غالب هی کہ هو جائے گا مغلوب مرض هو جائے گی اصلاح شیون حیوی (۱)

۲۵۶

لوگوں کے خیالات میں هی کیوں یہہ جمود ؟ کیا پیش نہیں مسئلۂ نام و نمود ؟
آئیں یہہ نکل زاویۂ عزلت سے قائم یہہ کریں همت عالی کا عمود

---

(۱) وہ باتیں جو حیات سے متعلق هیں *

جنگلي بهي هيں بنگالے کے شہري کي طرح چهاتے هيں بهه کر جگهه کچهري کي طرح
مستول په همّت کے - جهاں هو طوفان چڑهه جاتے هيں کم بخت گلهري کي طرح

۲۵۸

پڑهه لکهه کے مہذّب هيں جو بابو بننے هيں علم سے سر بسر وہ قابو بننے
راهوں ميں طلب کي دوڑ کر صورتِ سيل کوشش کے چمن ميں هيں چکابو بننے

۲۵۹

أعيانِ بنے عيش که هيں عينِ عيوب هی ايک انهيں عينِ عيش اور عينِ عيوب
ظاهر ميں هيں گرچه قرّة العينِ پدر معنیً هيں و ليک قرّة العينِ عيوب

۲۶۰

مشّاق هيں خوب عشق کے کهيل ميں هم اُستاد هيں عشق بازوں کے ميل ميں هم
تا عيش کے آگ بوٹ پر پال آرائيں هيں گرمِ رحيل حرص کي ريل ميں هم

۲۶۱

آحباب جو هيں يهه لُوليوں سے مصروف هيں ظرفِ رذالت کے وہ گويا مظروف
مجهول نه کيوں هوں چهوڑ کر اهل و عيال کرتے هي نهيں مُعاشرت بالمعروف

۲۶۲

هی بگڑي هوئي بہت شريفوں کي طرح پيش آتے هيں يا روں سے حريفوں کي طرح
ظاهر ميں کريں گرچه وہ شيريں سُخنی باطن ميں سياہ هيں شريفوں کی طرح

۲۶۳

کس برتے په نوّاب هو مشہورِ جهاں ؟ کنکوّا بٹيـــر اور کبـــوتر وہ کهـــاں ؟
جانے دو نہيں پاس گرافيوں کي سند دکهلاو لبِ جـــام په مينا کا دهـــاں

۲۶۴

(۱)
آسيبِ جهالت که شريفوں ميں هی عام بگڑي هوئي هی شکلِ بهي اس سے تمام
کم رکهتے شگـــون و فال سے گر سروکار اس باغِ جهاں ميں يوں نه هوتے بد نام

---

(۱) اس رباعی کي تہني ميں سيب - شريفه - آم - بهی - کمرکهه - فالسه چهه پهل مذاقِ
سليم کے ليے لگے هيں *

۲۶۵

رقّت کي هی جا جو هی کدورت ان کو   بتلائیں اطبّا کوئي صورت ان کو
اِسراف کے هاتهوں هیں یهه خوش حال تباه   اِمساک کي بے شک هی ضرورت ان کو

۲۶۶

میراث کي فکر میں نهیں جس کو قرار   لازم هی که کرگسوں میں هو اُس کا شمار
مرنے سے کسي کے اُس کو کیا هو عبرت ؟   مُردوں په هو جس کے عیش کا دار و مدار

۲۶۷

دولت هی سزاوارِ ملامت گویا   اقبال نهیں وجهِ سلامت گویا
ایماں سے هیں بے نصیب اکثر اُمرا   اِفلاس هی ایماں کي علامت گویا

۲۶۸

اِسلام میں دولت هی ملامت گویا   ایمانِ غني نهیں سلامت گویا
مُفلس هي کو کچهه دولتِ ایماں هی نصیب   اِفلاس هی ایماں کي علامت گویا

۲۶۹

دولت نهیں جب تک یهه زبوں رهتے هیں   محرابِ دعا میں سرنگوں رهتے هیں
آجاتي هی جس وقت گهر ان کے دولت   پهر کیا هي یهه سرگرمِ جنوں رهتے هیں

۲۷۰

غفلت کے نشے میں کوئي سونا دیکهے   پل مارتے میں تباه هونا دیکهے
غافل اُمرا کي هی یهه دولت کي مثال   جس طرح کوئي خواب میں سونا دیکهے

۲۷۱

کامل وه جو تهے عهدِ دوانیقي (۱) میں   اوقلیدس و جبر و ارثماطیقي (۲) میں
اُستاد هیں اب ریاضيِ اُلفت کے   مشّاق هیں عاشقي کي موسیقي (۳) میں

۲۷۲

میدانِ ترقّي میں هیں آگے اُمرا   طی کر چکے هیں تمام زینے اُمرا

---

(۱) منصورِ دوانیقي خاندانِ عبّاسیه کا دوسرا خلیفه جس کے عهد میں مسلمانوں میں ریاضي کے بڑے بڑے کاملین موجود تهے - (۲) فنِ حساب - (۳) موسیقي بهي ریاضي کا ایک شعبه هی اور اب هماري ریاضي داني بهت کچهه اسي پرموقوف هی *

عشرت کے فنوں میں سب کے سب ہیں کامل   ہیں کس یونیورسٹي کے ام اے اُمرا؟

۲۷۳

ہیں شہروں میں مشتہر جو یہہ نیم حکیم   اخلاق کے رُو سے ان کي حالت ہی سقیم
ہی یاں کوئي عیّاش رئیس الاعضا (۱)   سند ہیں آسي کے ہیں یہہ عیّار ندیم

۲۷۴

جب داغ کلف ہی مُنہہ کي رونق کھوتا   اور قلب حزیں ہی اپنا دکھڑا روتا
امروہے کے شیخ سدّو کي صورت میں   قحبہ پہ بڑھاپا ہی مُسلّط ہوتا

۲۷۵

لٹھہ لے کے کبھي یہہ بے دھڑک اُٹھتے ہیں   بجلي کي طرح کبھي کڑک اُٹھتے ہیں
آفت ہیں یہہ قُل اعوذ یے مُلّا لے   بارود نہیں مگر بھڑک اُٹھتے ہیں

۲۷۶

اِستنجے میں جو لوگ غُلو کرتے ہیں   ڈھیلوں پہ جو سخت گفت گو کرتے ہیں
پیشاب کو جو لوگ بتاتے ہیں نجس   پیشاب سے لوٹے کے وضو کرتے ہیں

۲۷۷

شیخي کي وہ لیں- ضرور لیں- بےشک لیں   مسجد نہیں قصرِ خلد میں کوشک لیں
معنيِ کُلُوا کي ہی یہہ ساري تفسیر   شکلیں ہیں یہہ جنتي اکل کي ہیں شکلیں

۲۷۸

ہی حلقۂ دام حلق کا حلقہ بگوش   ہی طبلِ شکم سے صید گاہوں میں خروش
ہی چولھے میں بھوک نے یہہ بھڑکائي آگ   ہانڈي میں ہی گرم جوشي معدہ سے جوش

۲۷۹

تصنیف پہ راغب ہو اگر طبع ضعیف   ہر صفحے میں ہوں درج مضامینِ سخیف
اصلانہ ہو اُس میں حقّ و باطل کي تمیز   حق تھو کا سزاوار ہو حقّ التصنیف

۲۸۰

کرنے ہي کو ہی یہہ بحث ممنوع نہیں   ہی یہہ بھي کوئي وضع کہ موضوع نہیں

---

(۱) وہ عضوِ رئیس جس پر بقاءِ نوع منحصر ہی لیکن جس کا زیادہ تر استعمال بیہودہ عیّاشیوں میں ہوتا ہی *

چھپوائي هی زورِ طبع دکھلانے کو مطبوع تو هی و لیک مطبوع نہیں

۲۸۱

هی فیضِ ازل سے جن کي طینت طاهر اور هیں وہ فنونِ شاعري میں ماهر
هوجاتے هیں پاکیزہ خیالات اُمم کرتے هیں خیالات جب اپنے ظاهر

۲۸۲

سر فکرِ خوش آب سے هی سر چشمۂ آب یہہ پانچ حواس هیں خیالي پنجاب
توپي نہیں سر پہ - ڈوب کر گر دیکھو دریاے خیالات سے اُبھرا هی حباب

۲۸۳

هی باغِ معاشرت کي تزیین معقول تحسین میں هی نخل بندِ قدرت مشغول
هر شاخ هی اخلاق کي کلیوں سے لدي هر گُل هی خوش اخلاقیوں سے خوش بو پھول

۲۸۴

اولاد کا عیش مہرِ مادر ڈھونڈے هر حال میں دن رات برابر ڈھونڈے
پائے گا نہ اس مہر کا دنیا میں جواب سُورج بھي اگر چراغ لے کر ڈھونڈے

۲۸۵

یہہ بات عجب نگاہ میں آئي هی (۱) هر طرح سے جو خیال کو بھائي هی
یوں کوئي هو لاکھہ اپنے گھر میں یوسف بھائي هی ادا جس کي وهي بھائي هی

۲۸۶

بوڑھوں کي هیں کم اگرچہ مائیں موجود پھر بھي نہیں مادري محبّت مفقود
مافات کي مالوف تلافي کے لیے پاتے هیں وہ لڑکیوں میں اُلفت کا وجود

۲۸۷

درکار هی جب کہ هر زماں هم دردي زندہ هی کہاں کرے جو ماں هم دردي؟
اس درد کي لڑکیوں سے ملتي هی دوا کرتي هی جو پیري میں جواں هم دردي

۲۸۸

هر عیب هی فرزند کا آنکھوں میں هنر بے نور بھي صورت هی تو هی نورِ نظر
کالا نظر آتا هی تمہیں بچّۂ زاغ کوّے کي نظر میں هی وهي کُحلِ بصر

---

(۱) آئي انگریزي میں آنکھہ کو کہتے هیں - اسی لیے نگاہ کے مناسب هی *

۲۸۹

فرزندِ رشید ہیں جُواں ہونے کو افعال سے ہیں آفتِ جاں ہونے کو
ہر فخر سے خانداں میں آنے کو ہے ننگ ہر ننگ ہے فخرِ خانداں ہونے کو

۲۹۰

شادی میں ہے ایک پر قناعت لازم اُس ایک سے اخلاص و محبّت لازم
گر دل کو ہے حُسنِ خانہ داری مقصود ہر حال میں ہے حُسنِ رعایت لازم

۲۹۱

مطلوبہ حسین و مہر پرور بھی ہو اخلاق کے عطر سے مُعطّر بھی ہو
کم یہہ بھی نہیں ہے دل فریبی کو مگر کیا خوب ہو گر علم کا زیور بھی ہو

۲۹۲

اخلاق کے ذات میں جو اوصاف رہیں پڑھنے سے خیالات جو شفّاف رہیں
انصاف کے محکمے میں از روے کمال ہر قسم کی بیویاں بٹرھاف (۱) رہیں

۲۹۳

ہے بیوی ہی راہِ زندگانی میں انیس ہے بیوی ہی منزلِ مشقّت میں جلیس
بے چین ہو دل تو ہے مُفرّح معجوں زخمی ہو اگر جسم تو مرہم ہے نفیس

۲۹۴

خوش روئی و خوش پوشی و خوش ترکیبی ہرچند نہ ہو رکھتی ہو خوش تہذیبی
آخلاق کی شان ہو اگر شہد فروش ہے شہد کی مکھیوں سے بڑھ کر بی بی (۲)

۲۹۵

بی بی ہے کمبِ غمِ فزایندہ کی ہے شکل جہاں میں نامِ پایندہ کی
رکھتی ہے یہہ قوّت کے ہزاروں کمرے بارک ہے ایہہ فوجِ نسلِ آیندہ کی

۲۹۶

قسمت سے اگر نیک سِیَر ہے بی بی اور علم کا جانتی ہُنر ہے بی بی

---

(۱) بہتر نصف - اصطلاحِ انگریزی میں بیوی کو کہتے ہیں - (۲) بی بی دو بی سے مرکّب ہے اور بی انگریزی میں شہد کی مکّھی کو کہتے ہیں تو ایسی بی بی جو اخلاق کی شان میں شہد فروش [illegible]

بچّوں کے لیے مُہـد سے لے کالج تک اک آنرری پروفیسر هی بي بي

۲۹۷

شایاں هی جُوانوں کي هدایت کرني واجب هی بزرگوں کي حمایت کرني
معمول هی لڑکوں پہ عنایت کي نظر هر عُمر کي لازم هی رعایت کرني

۲۹۸

پان- چھالیا- کتّھا- چُونا سب هیں دمساز لپٹے هیں گلوریوں میں اُلفت کے راز
آوراقِ محبّت کا یہہ شیرازہ هی هو لونگ (۱) کي خضر کي طرح عُمر دراز

۲۹۹

حقّہ جُو کرے معاشرت میں تایید بیگانہ هوخویش- هو قریب اس سے بعید
هو اس سے مُسافرت میں بھي لُطفِ وطن هر شب هو شبِ برات- هر روز هو عید

۳۰۰

هی شوق کي کش مکش سے دل کش هر کش هر کش کي کشاکش سے دھواں هی سرکش
هی بحرِ مداد میں دمِ نقش کشي حُقّے کي ثنا کا دُودکش عنبر کش

۳۰۱

هی بہرِ زباں طاقتِ تقریري چاے هی بہرِ قلم قُوّتِ تحریري چاے
جاڑوں میں هی کشتِ زعفراں صحّت کو هر شہر و دیار میں یہہ کشمیري چاے

۳۰۲

پیري میں مٹاتي هی غمِ پیري چاے رکھتي هی عجب قُوّتِ تاثیري چاے
معمولي سے تخت پر بٹھا دیتي هی کشمیـر کا بادشاہ کشمیري چاے

۳۰۳

(۲)
چھٹتا هی چُرٹ سے گرتو چُسکي بھي نہ چاہ کر- چاهے هو لیچہ کہ چلم - داخلِ چاہ
چُسکہ کا هو چُسکا نہ چُرٹ کا چرچا چو گرد هو چاے چو طرف چاے کي چاہ

۳۰۴

هی چاے کي سبز پتّیوں کي کیا بات گویا هیں چُھپے خضر میانِ ظلمات

(۱) لونگ انگریزي میں دراز کو کہتے هیں - پس اس کی درازيِ عمر کی دعا خالي از لُطف نہیں - (۲) اس میں صنعتِ الیٹریشن هی یعني التزاماً ایسے لفظ لاے گئے هیں جو ایک هی حرف سے شروع هوتے هیں *

دل مُردہ دلوں کے زندہ ہو جائیں گے   تقدیر سے گر اُبل پڑا آبِ حیات

۳۰۵

بیہودہ شراب پی کے کیوں شور مچاے؟   اس فتنے سے کیوں نہ اپنی صحّت کو بچاے؟
چاہے کوئی گر تو اس طرح عیش رچاے   احباب ہوں بیٹھے ہوئے چلتی رہے چاے

۳۰۶

شیریں سُخنی کیا کریں بیٹھے کلال   اس شربتِ تلخ سے ہو کیا رفعِ ملال؟
فتواے خرد سے ہی وہ شی آبِ حرام   ہر دَور میں خوں ہی جس کو صحّت کا حلال

۳۰۷

(۱)
ہی شکل سے اپنی یہہ بتاتا کلنر   وہ جو ہی نگاہِ بادہ کش میں گُلِ تر
پینے کا مضایقہ نہیں ہی - لیکن   بہتر ہی کہ اس کام کو رکّھو کل پر

۳۰۸

جُھولے پہ نشے کے یوں نہ ہر دم جُھولے   کرمی نے پُھلایا ہی نہ اس پر بھولے
اس پھولنے سے بھل کی بھلا کیا اُمّید   پیشاب سے جس طرح مثانہ پھولے

تفنّن

۳۰۹

ہی یہہ چاہ
چمگھٹ ہی غضب - عجیب پنگھٹ   دل ڈول ہی اور اُس کی رسّی ہی نگاہ
آنکھیں ہیں یہہ دو سفید چینی کے گھڑے   شیشے کے ڈھپے ہیں جن پہ سرپوشِ سیاہ

۳۱۰

پنہاری کے سر پر ہی چمکتا گاگر   یا ہی شبِ گیسو میں دمکتا اختر
ہی بس کہ قریب جنّتِ عارض سے   کیا دُور اگر یہی ہو حوضِ کوثر

۳۱۱

پنہاریاں ہیں سر پہ لیے گنگا جل   جاتی ہیں چلی کرتی ہوئی سب چھل بل
جُنبش ہی گھڑوں میں اور نہ پانی میں تکاں   ہر چند کہ بجلی کی طرح ہیں چنچل

۳۱۲

ہی شاہدِ آب کش سے پنگھٹ پہ بہار   وہ آب کشی وہ اُس میں جُوبن کا اُبھار

وہ سر پہ گھڑا - ادا سے گردن میں وہ خم چھل بل وہ ادا میں اور وہ چنچل رفتار

۳۱۳

(۱)

[illegible] کچھ ھي ھوفال کمرے میں ھم اُس کے جاتے ھیں کہنے حال
[illegible] اے کشیدہ قامت تو نہ ٹال دلُ زلف میں رکھہ گوے وچوگاں ھوں بہ بال

۳۱۴

(۲)

مت نام تُم اُن نیچے سی نگاھوں کا لو اُٹھ جائیں تو ھر کے ھاتھہ میں برچھي ھو
کہتي صفِ عُشّاق ھی اُس سے رو رو کچھہ تخم وفا بھي ای کماں ابرو بو

۳۱۵

(۳)

عاشق کو ھی چرخِ نیلگوں چشم بلو چمٹے تو سریش ساں نہ چھوڑے وہ گلو
سوفارِ نگہ کو بھوک ھی دل کي سي بتلاے سُراغِ دل آسے حکم کُلُوا

۳۱۶

(۴)

یک سرمیِ عشق سے ھیں ھوش اپنے رم سر تا بہ قدم زمزمۂ شوق ھیں ھم
ھم اُن کي گلي میں جاتے ھیں گو سو بار صد حیف وہ خواب میں بھي آتے ھیں کم

۳۱۷

کب قاصدِ خوش خرام یار آیا ھی ؟ کب پاس مرے پیام یار آیا ھی ؟
ناصح ترے لب پہ گر کروں جاں نثار زیبا ھی - کہ اس پہ نام یار آیا ھی

۳۱۸

(۵)

ھیئت میں ھیں وہ گوھرِ دنداں اختر ھیں پرلے ھي درجے کے وہ رخشندہ گُہر

---

(۱) اس رُباعي میں آئینۂ ابہام ولایتي خاکستر سے چمکایا گیا ھی :- فال انگریزي میں گرنے کو کہتے ھیں اور ھال کمرے کو - ٹال کشیدہ قامت کو کہتے ھیں اور بال گوے کو - (۲) یہاں بھي وھي صنعت ھی - لو نیچي - ھو برچھي یا برچھي ھي کا سا کوئي اور آلہ - رو صف - بو کماں - (۳) یہاں بھي وھي بات ھی - بلو ایک شخص کا نام اور نیلگوں - گلو سریش - سي دیکھنا مناسبِ نگاہ - کلو سُراغ - (۴) اس میں بھي وھي صنعت ھی - رم ایک قسم کي شراب - ھم زمزمے کي سي آواز - گو جانا - کم آنا - (۵) پرلے میں ضمن اللفظ کا دُرج ولایتي موتي لیے بیٹھا ھی - حسن نمونہ ان دو لفظوں سے بر سبیلِ ضمن اللفظ سن اور مُون یعني شمس و قمر اُسي ترتیب سے نکلتے ھیں جس ترتیب سے رباعي میں مذکور ھیں - ضمن اللفظ نہ دیکھہ ولایتي صیقل ھے *

اب ریزِ سُہیل ہی تبسّم کي جھلک ہی وجہِ حسن نمونۂ شمس و قمر

۳۱۹

ہرکس بہ زبــانِ مادري حرفــ زند وین طرہ زبــانِ ما - دري حرفــ زند
گر خود بہ زبــانِ مادري حرف زنیم در وصف زبانِ ما - دري - حرفــ زند

۳۲۰

تا چند نشیني ای برادر گلــہ مند؟ تا چند دریں فکــر تو باشي در بند ؟
با سوز و گُداز ساز بر مجمــرِ صبر برخیز و بیفت و دل بسوزاں چو سپند

۳۲۱

(۱)
ہر نا شدۂ کہ بر نفوس است گراں چوں شد ہمہ آساں ست پی بے جگراں
عُمریست کہ اوست وقفِ بزمِ دگراں ما خوے گرفتہ با دو چشمِ نگــراں

۳۲۲

(۲)
ہر لحظــۂ عُمر درغمش صد مُدّت ہر نالــۂ درد برلبــم قــد مُدّت
(۳) (۴)
ہر نامــۂ شوق بردرش قــدردّت ہر جامۂ صبر در برم قد قُدّت

۳۲۳

(۵)
ای زلفِ تو مارپیچ حیــرت آمیــز وی روے تو خورشید صفت پرتو ریز
وی فرقِ تو در طریقِ ما دست آویــز دارم بہ رخت نگاہ حســرت انگیز

۳۲۴

(۶)
نحلــے کہ نہ داند زرِ قلبِ منــي گنجیست بہ کامِ او کہ شہدیست ہني
عقلش بہ ضیاءِ ہوش مہریست سني گویند ظریف طبع مُرغیست فني

---

(۱) بہلا شعر متنبّي کے اس شعر کا ترجمہ ہی (شعر) کلّ ما لم یکن من الصعب فی الانفس سہلٌ فیہا اذا ہو کانا * (۲) کھینچا گیا - (۳) لوٹا دیا گیا - (۴) چاک کیا گیا - (۵) میز بھول بھلیاں - مارپیچ راہ - ریز شعاعیں - ویز طُرُق - گیز نگاہِ حسرت و حیرت - یہہ الفاظ بہ سبیلِ ضمن اللفظ نکلتے ہیں - (۶) مني انگریزي میں روپیہ - ہني شہد - سني منسوب بہ سن بعني آفتاب - فني منسوب بہ فن یعني ظرافت و خوش طبعی *

۳۲۵

(۱)

ای در دو جهاں سروِ قدت را فرِفر وز جملـــه جهانیاں سرت را سرِ سر

در دیدۂ ما کم از نـــگاهے نه بود آید به نظـــر اگر خوش آینـــده کمر

۳۲۶

(۲)

گُلگشت هی غنچه لب مسوں کو جائز قُدْ صِرّن بُرِیْنِہِـــنّ فُوْز اَلْفُـــائِـــزْ

(۳)

در راهِ طلب ز بوسه هـــا قافلـــۂ هُو نائسلي دوز لپس اِنوائٹ کِسِزْ

۳۲۷

(۴)

زیبا هی که هوں نثارلاکهوں شیلنگ وقتے که به ناز بر نسیذي بر خنگ

(٦) (۵)

قَدْ لِکِ کَا لِغُصْـــنِ خُدُوْدُ کَاَلْـــوَرْدْ ڈُوْلائک ٹولِٹ‌مي هیواےکِس‌مائي ڈارلنگ

---

(۱) فر انگریزي میں صنوبر - سرجس کا استحقاق نائٹ لوگوں کو هوتا هی- کمر آنے والا - اس رباعي میں خیال پر ولایتي قلعي هی - (۲) اپني زبدت کے سبب مُراد والوں کي مُراد هیں - (۳) کس خوبي کے ساتهه وہ لب بوسوں کي دعوت کر رهے هیں - (۴) ایک انگریزي سکّه اتهنّي کا مُعادل - (۵) تیرا قد ٹهني کا سا هی اور گال گلاب کے سے هیں - (٦) اے میري پیاري مجهے ایک بوسه دینا پسند فرما *

ایں نامه که خامه کرد بنیاد
توقیعِ قبـــول روزیش باد

۵۰۸۹

اشتہار

کتب زیرِ ترتیب

(۱) خیالاتِ آزاد کا دوسرا حصّہ متضمّنِ مضامینِ متین و اخلاق آگین -
تفصیلِ مضامین یہہ ھی :—

ع - مربّي بیار و مربّی بخور (سفارش) مسلمانوں کا افلاس - پرستار پرستي - بنگالے میں شادي سببِ مقدّمہ بازي و خانہ بربادي - ولایت کا سفر اور مسلمان طالب علم - ولایت جانے کا مالیخولیا - میلۂ چھتر - ع - اے ذوق دیکھہ دخترِ رز کو نہ مُنہہ لگا - (مذمّتِ شراب خواري) - ع - پیري میں جوانيکے مزے یاد کرینگے - (بُڑھاپے میں شادي) - عشرت ھی - آفت ھی - مصیبت ھی - یا قیامت ھی ؟ - (بیویوں کي مظلومیّت) - صوبۂ بہار اور رشوت - بہار کے مسلمانوں میں نکاحِ ثاني - پیرِمن خس است اعتقادِ من بس است - (سریع الاعتقادي) - حُکّام رس اور نام ور بنّے کا شوق - ھر کارے و ھر مردے - فاجرہ عورتوں کي مُحبّت اور اُس کے نتائج - کلکتّے میں مسلمانوں کے ھوتیل کي ضرورت - جیسا دیس وَیسا بھیس - جان بھي نثارِ عیش ھی - ایک مسلمان انگریزي داں طالب العلم کے زمانۂ تحصیل کے حالات و خیالات - بعض میاں جي بھي غضب کے ھوتے ھیں - میراثن - عالي خانداني - مُفت را چہ باید گفت - تونے کسبي ھوکر کیا پایا ؟ لعنۃ اللہ علی داخل النّسب و علی خارج النّسب - لباسِ انگریزي کے فوائد - دعوت ھی یا عداوت ھی؟ - پان بھي بے اعتدالیوں سے آفتِ جاں ھی - حُقّہ حاضر ھی - دل لگي - سلام *

(۲) نوابي دربار — ایک سادہ لوح نواب کے دربار میں وکیل مُختار اور اسي قسم کے اور اھل معاملہ کی دست بُرد - بدانۂ ظرافت *

(۳) نوابي کهيل - کلکتّے کے هر حلقے کے چلتے پُرزوں کي خوش فعليوں کي ايک موثّر اور دل کش تصوير - پيرايهٔ ظرافت *

يهه تين کتابيں صاحبِ خيالاتِ آزاد کے قلمِ آزاد رقم سے هيں *

(۴) فسانهٔ سوزن - ايک انگريزي تعليمي ناول کا ترجمه *

(۵) لطائفِ نجفي کتاب کاهے کو کشتِ زعفران هے - اور کيوں نه هو که اس ميں تمام وہ لطائف مندرج هيں جن سے همارے شهر کے زنده دلي کے مشهور پرزيسر جناب مير نجف علي صاحب نذر اپني مجلس کو شگفته رکهتے هيں - مير صاحب شگفته مزاجي - زنده دلي - حاضر جوابي اور بذله سنجي ميں اپنا نظير نهيں رکهتے - لوگ دور دور سے صرف ان کي باتيں سننے آتے هيں - اور ان کي جبلّي شوخ طبعي سے لطفِ وافر اُٹهاتے هيں - مذاقِ شعر و سخن بهي خاصه هے - اشعار ميں مير سوز کے سے چوچلے اور تيور رهتے هيں - ايک مشهور شوخ طبع نے ان کي نسبت کيا اچّهي راے ظاهر فرمائي که جس طرح مير انيس اور ميرزا دبير وغيره ميں مرثيه کهتے کهتے يهه کمال پيدا هوگيا تها که جب چاهتے ايک نيا مرثيه کهه ڈالتے - بيسيوں چهرے لکهّے پڑے هيں - سراپا کي بهي کمي نهيں - تلوار اور گهوڑے کي تعريف کے بند بهي هر بحر ميں بکثرت موجود - صرف تهوڑے اهتمام کي ضرورت هوتي تهي - يهي حال مير صاحب کا لطائف ميں هے - تهوڑے اُلٹ پهير ميں هر وقت ايک نيا لطيفه گهڑ ليتے هيں - طبيعت کاهے کو کل هے - جتنے لطيفے چاهو ڈهال لو - بعض قدرداں احباب کے اصرار سے مير صاحب نے خود ان لطيفوں کو قلم بند کيا هے - چهوٹے بڑے سب ملاکر کئي سو هيں - شروع ميں اُن کي مختصر سوانح عمري بهي هے - سوانح عمري بهي خالي از لُطف نهيں *

(۶) نظير نامه - اس کتاب ميں نظيرِ اکبر آبادي کي مفصّل سوانح عمري اور اُس کي تصنيفات پر محقّقانه راے اور اُس کا بيش قيمت منتخب کلام مندرج هے - اکثر حصّے اس کے مرتّب هوگئے هيں - مگر هنوز سلسلهٔ تحقيق و تلاش جاري هے - جن صاحب کو اس شخص کے کچهه زائد حالات معلوم هوں يا کوئي ايسا کلام اُن کے پاس هو جو هنوز شائع نهيں هوا تو انتها درجے کے ممنون [illegible]

میں اُن حالات اور کلام کو قبول کرسکتا ہوں بہ شرطے کہ لکھہ کر عنایت فرمائیں - سفر - اولاد - مربیی و احباب - مُرشد و اُستاد ان اُمور کے متعلّق زیادہ امداد درکار هی - کسیی قدر لطائف کیی بهیی ضرورت هی *

سیرتِ خُسروی

یعنی

سوانحِ عمری حضرتِ امیر خسروِ دهلوی

(۷) مجهہ کو مدّتوں سے حضرت امیر خسروِ دهلوی کے حالات و خیالات کو سوانحِ عمری کے پیرایے میں مرتّب کرنے کا خیال هی مگر مشاغلِ شتّٰی کی جهت سے فرصت حکمِ عنقا رکھتی هی اس لیے آج تک اس امرِ خطیر کیی انجام دهی پر قادر نہیں هوسکا - بهرحال تهوڑا بهت جس قدر بن پڑتاهی وقتاً فوقتاً کیےجاتا هوں - نوٹ کرتے کرتے مضامین جو جمع هوگئے هیں اُن کی مِقدار کچهہ کم نہیں هی - لیکن بعض مضامین کے لیے کسیی قدر کتابوں کیی ضرورت هی - حضرت امیر خسرو کے حالات میں لکها هی کہ آپ کیی خاص تصنیف سے کوئیی ننانوّے کتابیں هیں اعدادِ اسماءِ حُسنٰی کے برابر - ان میں سے جو متداول هیں اکثر بہم پہنچ گئیی هیں - صرف یہہ چند کتابیں نہیں ملیں جن کیی سخت تلاش هی - دواوینِ خمسہ میں بقیۂ نقیہّ اور وسط الحیٰوۃ - مثنویوں میں نُہ سپہر اور تغلق نامہ - اور سات شعر کیی مثنوی بحرِ طویل میں - رسالوں میں فنِ معمّا اور فنِ موسیقی کے رسالے - نثر میں گلستاں کا جواب - علاوہ بریں هندی کلام کا مجموعہ - مقالہ خلفاے اربعہ کے احوال میں - انشاے امیر خسرو - جواهر البحر - پنج گنج - جو صاحب ان کتابوں کا پتا ارشاد کریں گے یا بشرطِ وجود کچهہ دنوں کے لیے اپنے کتب خانے کا نسخہ عاریۃً عنایت فرمائیں گے کمال اعانت فرمائیں گے - جن زندہ دل حضرات کو حافظے کیی قوّت اور تفحّص و تلاش کیی کدکدی نے حضرت امیر کے سوانحِ عمری کے متعلّق لطیف اور دل چسپ حکایات اور پُر مذاق نادر لطائف اور دل آویز دوهروں مُکرنیوں

پہیلیوں دو سخنوں ڈھکوسلوں وغیرہ کا مالک بنایا ہو اُن کی بھی نظرِ لطف کا طلبگار ہوں -

کتب کامل الطبع جو فروخت کے لیے موجود ہیں

(۱) موعظۂ حسنہ - جناب مولوی محمّد نذیر احمد صاحب خان بہادر کے اصلی مکتوباتِ نصیحت آیات کا ایک دل چسپ مجموعہ - قیمت ۸ آنہ

(۲) فسانۂ مبتلا الملقّب بہ محصنات - تعدّدِ ازواج کی بُرائیاں ایک دل کش قصّہ کے پیرایے میں - قیمت ۸ آنہ

(۳) ابن الوقت - نئی روشنی والوں کے خیالات کا خاکہ - ایمان کا مصقلہ - نہایت پر لطف اور عبرت انگیز قصّہ - قیمت عصہ

(۴) ایامی - بیواؤں کے آنسو پونچھنے کا رومال - نکاحِ ثانی کی نسبت لاثانی خیال - قصہ مگر عقل کی باتوں سے مالامال - قیمت عصہ

(۵) مایغنیک فی الصرف - مسائلِ صرفِ عربی - عام فہم اُردو عبارت میں - قیمت ۸ آنہ

(۶) چند پند - اخلاقی اور مذہبی مضامین مبتدیوں کے مفیدِ حال - قیمت ۸ آنہ

(۷) منتخب الحکایات - اخلاقی حکایات بطرزِ امثالِ لقمان - قیمت ۸ آنہ

(۸) مبادی الحکمۃ - مسائل منطق بہ طرزِ جدید و عبارتِ سلیس اُردو زبان میں - قیمت ۸ آنہ

یہہ آٹھہ کتابیں جناب مولوی محمد نذیر احمد صاحب خان بہادر مصنّفِ مشہور دہلی کی تصانیفِ لطیف سے ہیں - زبان سب کی اُردو ہی -

(۹) ردّ نیچری مذاہب دہریین کا محقّقانہ - مورّخانہ - اور مدبّرانہ رد - زبان اُردو - قیمت ۸ آنہ

(۱۰) مقالات جمالیہ مضامین مفید اصلاح اخلاق و عادات و ترغیبِ علوم و فنون و اشاعتِ تمدّن بہ طرزِ جدید - زبان فارسی نہایت شُستہ و رُفتہ - قیمت ۸ آنہ

یہہ دو کتابیں حضرت مولٰنا سیّد جمال الدین حسینی کی تصانیف لطیف سے ہیں -

(۱۱) طبّی قانون عدالت - (مڈیکل جورسپروڈنس) عدالتِ دیوانی و فوج داری میں جن طبّی اُمور کی بحث پیش ہوتی ہی اُن کا نہایت عام فہم شافی بیان حسبِ منشاے گورنمنٹ جناب ڈاکٹر مولوی اصدر علی خاں صاحب نے جناب ڈاکٹر راے کنھائی لال دے صاحب سی۰ آئی ۰ ای۰ کی کتابِ بنگلہ سے زبانِ اُردو و ناگری میں ترجمہ کیا - چھاپا ٹائپ - قیمت ۲عہ

(۱۲) فسانۂ خورشیدی - دو طالب اور دو مطلوب کا ایک نہایت نصیحت خیز اور فرحت بخش قصّہ - اس سے تعلیمِ نسواں - نکاحِ ثانی - ذمّہ داریِ شادی - تمدّنِ جدیدہ - پابندیِ مذہب وغیرہ کا عمدہ سبق حاصل ہوتا ہی - مجلّد باتصویر للعہ - غیر مجلّد بے تصویر ۲ -

(۱۳) دیوانِ آزاد - حضرت مولٰنا سیّد محمود صاحب آزاد جہانگیر نگری کے فارسی اور ریختہ کلام کا نہایت بیش بہا مجموعہ - قیمت ۱۰ آنہ

(۱۴) مسدّسِ آزاد - حضرتِ ممدوح کا فارسی مسدّس قاآنی کی روش میں - ابر و باراں و باغ و بہار کی کیفیّت - حکمت خیز آغاز عبرت انگیز انجام - قیمت ۱ آنہ

(۱۵) خلاصۃ العلاج - فنِ ہومیاپتھی - بارہ دواؤں سے معمولی بیماریوں کا علاج - قیمت ۱۲ آنہ

(۱۶) علاج السّیلان - فنِ قابلہ - سیلانِ خون قبل و بعدِ ولادت کی نہایت شافی و کافی تحقیق - قیمت ۴ آنہ

(۱۷) رازِ سربستہ - ایک انگریزی دل چسپ ناول کا ترجمہ - قیمت ۱۰ آنہ

ایک قیمتی انگشتری نہایت تحفہ مفت ہاتھہ آتی ہی

حضرت آزاد کا کلامِ معجز نظام

ڈھاکے کے مشہور شوخ طبع اور نامور شاعر اور رئیس مولوی سیّد محمود آزاد کا فارسی اور اردو کلامِ بلاغت نظام جس کا اشتیاق صاحب مذاق سخن سنجوں اور سخن فہموں کو ایک زمانے سے تھا اب زیورِ طبع سے آراستہ ہوکر نظر افروزیِ اہلِ نظر کے لیے طیّار ہی اور مشتہر کے پاس سے بقیمتِ ذیل مل سکتا ہی *

جو صاحب دیوانِ آزاد اور مسدس آزاد دونوں کي خریداري فرمائیں گے به طورِ هدیۂ محقر ایک نهایت خوبصورت قیمتي انگشتري بهي کتاب کے همراہ پائیں گے *

سوانح عمري مولنا آزاد

نئي قسم کي لالٹین - جس میں نئي روشني کا چراغ روشن هے - کس کس بلا کے جهونکے آتے هیں مگر گل نهیں هوتا - یهه لالٹین مصنّفِ خیالات آزاد کے خاص کارخانے کي بني هوئي هے - ظرافت اور فصاحت تجربے اور معلومات کے شیشے عجب کاریگري سے لگائے هیں که هر شخص اس میں اپنا چهره اور خط و خال بخوبي دیکهه سکتا هے - قیمت ١٢ آنه - محصول ڈاک ١ آنه - مني آرڈر کمیشن ٢ آنه

کتابیں ڈهالنے کي ایک نفیس علمي کل

بعض قابل احباب نے جن کو انگریزي - عربي - فارسي - اُردو چار زبانوں میں اعلیٰ درجے کي لیاقت حاصل هے اس خیال سے که تا وقتے که تمام موجوده علمي سرمایه اپني زبان میں فراهم نه هو قوم ترقّي نهیں کرسکتي ایک دفتر سهل فهم اُردو عبارت میں کهولا هے - میں اس دفتر کا سکریٹري هوں - منشا اس کا یهه هے که جو عالي حوصله اور اولوالعزم اربابِ مطابع اس دفتر کي وساطت سے مختلف علوم کي کتابیں مختلف زبانوں سے به اداے اُجرتِ مناسب زبانِ اُردو میں ترجمه کرائیں اور پهر اپنے هي صرف سے طبع کراکر مُلک میں شائع فرمائیں - ضروري فصاحت - عام فهمي عبارت - دل نشیني اصطلاحات - برجستگي اختراعات اور دیگر لوازم حسنِ ترجمه کا پورا اهتمام هے - اُجرتِ ترجمه حالتِ کتاب پر موقوف هے - تصفیه اس کا خط و کتابت سے هوسکتا هے - بخیالِ موجوده مذاق مُلک شاید کتبِ قصص (ناول - سفرنامے - رومانس - ڈرامے) اور بعض کتبِ اخلاق و تاریخ ترجمے کے لیے زیاده موزوں هیں اور ان کے ترجمے کي اُجرت بهي چنداں زیاده نهیں -

المشتهر

سیّد محمّد عبدالغفور شهباز بهاري - لائبرري لین - چوهٹّه - باقي پور - پٹنه

☜ یهاں تک اور بس یهیں تک میرے اشتهارات هیں - آگے اوروں کے هیں -

رسالۂ رفع الاشتباہ عن صفات اولیاء اللہ

اولیاء اللہ رح کے خط و خال کے معاینہ کرنے کا آئینہ - کرامات و خرق عادات کے دیکھنے کا بلند زینہ - خانقاہوں کے خلوت نشینوں کي عیني توجّہ کے قابل - پیري و مریدي کي کشتي کھینے والوں کے لیے مُراد کا ساحل - اولیاء اللہ کے پہچاننے کی دوربین - صُلحا و اشقیا میں مابہ الامتیاز عمدہ مشین - گلِ تصوّف کا خوش بو عرق - وحدتِ شہود و وحدتِ وجود کي تحقیقات کا نافع سبق - وہ تبّرک جو مقدّس محقّقوں کي مجلس میں بٹتا ھی - وہ تیغ جس سے بے ادب بڑ ھانکنے والوں کا سر کٹتا ھی - وہ شاہ راہ جس سے لڑکا لڑکي مانگنے کي بڑي درگاہ نظر آتي ھی - وہ جذبي کیفیّت جو مجذوبوں کو راہِ سلوک بتلاتي ھی - زبان اُردو فصیح و عام فہم میں قلم بند ھی - واعظوں اور خلوت نشینوں کے لیے نہایت سودمند ھی - ضخامت ۱۲ جز قیمت ۱۲ آنہ

المشتہر

مولوي حکیم ابو المجد عبد الصمد بہاري - کمپ دانا پور - جامع مسجد

ربڑ کا چھاپہ خانہ

سارھے چار روپیہ میں

کوئی دفتر - محکمہ - عدالت - کارخانہ اس ضروري چیز سے خالي نہ رھنا چاھیے - اھلِ قلم کا معین و مددگار - بہت آسان - کوئي جھگڑا نہیں - جس زبان میں چاھیے معمولي کاغذ پر لکھہ کر پریس کے ربڑ پر چسپاں کردیجیے - فوراً سب حروف ربڑ پر اُتر آئیں گے - آسي دم بلا امداد کسي کے سو پچاس کاغذ چمک دار حرفوں میں چھاپ لیجیے - مختصر و سُبک - ھردم ساتھہ رہ سکتا ھی - مکمّل ربڑ پریس تقطیع طول ۱۲ × عرض ۸ انچ کي قیمت سارھے چار روپیہ ـــ ایضاً کلاں

تقطیع ۱۵ × ۱۰ انچ کي سات روپیه محصول ڈاکٹ ڈیڑهه و دو روپیه ـــــ

المشتہر

مبارک حسن تاجر و مہتمم کشف الاخبار بمبئي -

☜ فہرست اشیاے نادرہ طلب فرمانے پر ارسال هوگي -

اشتہارِ مطبعِ سیفی لاہور

اخبار رهبرِ هند جو هفته میں دوبار شائع هوتا هی اور جس میں هر قسم کے مفیدِ عام مضامین کے علاوہ سب دنیا کي تازہ اور ضروري خبریں بکثرت درج هوتي هیں - اس کی پیشگي سالانه قیمت مع محصول حسب ذیل هی :ـــ

گورنمنٹ و سلاطین و والیانِ ریاست للعـــه جاگیر داران و دیگر اهلِ ثروت ســـه

چهه هزار سال سے کم آمدني والے عـــه تین هزار سال سے کم آمدني والے عـــه

ایک هزار سال سے کم آمدني والے عـــه تین سو سال سے کم آمدني والے اور طالب علم لعه

دفتر دهلی پنچ پولیٹیکل سپاهی تجارت گزٹ لاهور

اِس دفتر کے قدیمي اخبار دهلي پنچ کے معاونین کو پندرہ روز کے بعد دو اخبارات پولیٹکل سپاهي و تجارت گزٹ لاهور مفت پہنچتے هیں - جن میں هر قسم کے مفید اشتہاروں کي قابلِ قدر اشیا کے اشاعت هوتي هی - اور اشتہار دینے والوں کي مشتہرہ چیزوں کو کمیشن پر فروخت کیا جاتا هی - دهلي پنچ میں جو اشتہار مشتہر هوتے هیں - اُن کي اُجرت حسب ذیل هی :ـــ

ایک ماہ سے کم ایک آنه في سطر - ایک ماہ سے ۳ ماہ تک ۹ پائي في سطر -
۳ ماہ سے ۶ ماہ تک ۶ پائي في سطر - ۶ ماہ سے ایک سال تک ۳ پائي في سطر -

اُجرت سب سے پیشگي - جو صاحب چاهیں ایک پرچه دهلي پنچ پریس لاهور کے پتے سے منگوالیں - اپني ضرورت کے موافق هر ایک چیز اس دفتر سے پاسکتے هیں *

حرزِ جان

یہہ رسالہ چھہ برس سے جاري هے - اس کے چار حصّے هیں - (۱) پہلا حصّہ علاجِ امراض بہ قاعدۂ ڈاکٹري و یوناني - (۲) دوسرا حصّہ موازنہ و محاکمۂ طبّیں - (۳) تیسرا حصّہ علوم و فنون مفیدۂ عام فہم - (۴) چوتّھا حصہ اخبارات و آرٹکل یعني مضامینِ تمدّني و اخلاقي وغیرہ - قیمتِ عام سالانہ پیشگي سے مابعد سے ۸ آنہ - ششماهي پیشگي عہ - مابعد عہ ۸ آنہ - والیانِ ملک اور روسا سے بہ قدرِ قدرداني -

المشــــتہر

حکیم اصغر حسین اڈیٹر رسالۂ حرزِ جاں - فتح گڑھہ - فرخ آباد -

لائبرري کی آرایش منظور هی تو ادھر دیکھیے !

واضح هو کہ همارے مطبع میں هر قسم کي کتابیں قرآن - حمائل - کتبِ دینیات عربي و فارسي و اُردو - کتبِ درسیۂ مدارسِ عربي و اسلامي و نیز کتبِ سرکاري سررشتۂ تعلیم وکتبِ مصنّفۂ حضرت شیخ عبد الحق محدّث دهلوي و حضرت شاہ ولي اللہ و حضرت شاہ عبد العزیز و مولوي محمّد قاسم صاحب رح و مولوي نذ ر احمد صاحب و مولوي الطاف حسین صاحب حالي و شمس العلما منشي ذکاؤاللہ و مولوي ابو محمّد عبد الحق صاحبِ تفسیر حقّاني و دیگر کتب مطبوعۂ مصر و بمبئي و کلکتہ و لکھنو و کانپور و آگرہ و بریلي و پٹنہ و آرہ و میرٹھہ وغیرہ وغیرہ و کتبِ مختلف علوم و فنون منطق و معاني و ادب و طب و لُغات و تصوّف و هیئت و هندسہ و ریاضي وجبر و مقابلہ و تاریخ و جغرافیہ و طبعیات و مناظرہ و مباحثہ و دواوین و مولود وکتبِ متفرقۂ نایابِ زمانہ موجود رهتي هیں - فہرستِ مطوّل عند الطلب بھیجي جا سکتي هے - اس موقع پر صرف چند کتابوں کے نام بہ طورِ مشتے نمونہ از خروارے درج هیں :-

قرآنِ شریف واضح جلي قام مترجم بدو ترجمہ - قرآنِ شریف چار ترجمہ تقطیع

کلاں - حمائلِ شریف معرّیٰ و مترجم جس کا اشتہار فی غلطی ایک اشرفی یا دس
روپیہ نقد - جواہر القرآن مترجم - تفسیرِ جلالین مع کمالین - ترمذی شریف مع شمائلِ
نبوی - شمائلِ ترمذی - مشکوٰۃ شریف محشّٰی - ماثبت بالسنۃ مع ترجمۂ اُردو - تسخیر
شرح چہل حدیث منظوم - اصول الشّاشی محشّٰی - کشف المبہم شرحِ مسلّم الثبوت -
ترکیب الصلّوٰۃ - رفاہ المسلمین ترجمۂ اُردو مسائلِ اربعین - کنزالفرائض ترجمۂ اُردو سے
سراجی و شریفی - مراحِ الارواح محشّٰی - ضریری محشّٰی - ہدایۃ النحو محشّٰی -
کافیہ مع شرح فارسی - شرح سُلّم بحر العلوم - قطبی شرحِ شمسیہ محشّٰی - تسہیل الدراسہ
شرحِ دیوان حماسہ - حُمّیاتِ قانونِ شیخ - سبع شداد محشّٰی مع اشکال - اوقلیدس
مقالۂ اولیٰ محشّٰی - کریم اللّغات - منتخب النفائس - محاوراتِ ہند مع امثال - تاریخ
الخلفا عربی مع حلِّ لغات - سرور المحزون - نخبۃ الفکر محشّٰی - قصیدہ اطیب النّغم فی
مدح سید العرب والعجم - مجموعۂ یاقوتی - قرابادین ویدک - تاریخ بیت المقدس -
کارنامۂ ترک - فصل الخطاب - نتیجہ درجواز عرس و چہلم و تیجہ اصباح الحق
الصریح - رسالۂ حقّہ - انصاف مع ترجمۂ اُردو ارشاد الطالبین - سراج السالکین - ہدایۃ
الطالبین - کشکولِ کلیمی - صراطِ مستقیم فارسی - ذکرالشہادتین - مظہر الاسلام - نصابِ
خسرو - منتخب الحکایات چند پند - مرآۃالعروس - بنات النعش - توبۃ النصوح
فسانۂ مبتلا - مبادی الحکمہ - نورالعینین - توثیق الکلام - حُجّۃالاسلام - مکتوبات شیخ
عبدالحق - تحذیر الناس تصفیۃ العقائد موطّا امام مالک - تلخیص المفتاح -
مرقاۃ - میر قطبی *

المشتہر

محمد عبدالاحد - مطبع مجتبائی - دہلی